New Era Magazine

www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دل تونے چرالیا

اززون شاہ

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول۔ ناولٹ۔ افسانہ۔ کالم۔ آرٹیکل۔ شاعری۔ پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشاللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

ماہی بیٹا کہاں جا رہی ہو اس وقت؟راشدہ بیگم اسکی ڈریسنگ پر نگاہ دوڑاتی ہوئی بولیں جو کہ نہایت ہی نازیبا لباس میں تھی۔۔

ماہین منہ بنا کر پلٹی۔۔۔

آپکے ساتھ آخر مسئلہ کیا ہے؟؟ہزار دفعہ منع کیا ہے کہ مجھ سے یہ فضول سوالات نا پوچھا کریں۔پہلے کبھی جواب دیا ہے جو اب دونگی۔۔۔وہ بدتمیزی سے کہتی چلی گئی۔۔پیچھے راشدہ بیگم افسوس سے سر جھٹک کر رہ گئیں۔

ماہین بلاشبہ بہت حسین تھی۔۔دودھ سی نکھرتی رنگت پشت پر پھیلے لمبے کالے سلکی بال،متناسب سراپہ اور اسکی بے نیازی اسے سب سے الگ بناتی تھی۔

بس وقت نے اسے تھوڑا ضدی اور سرکش بنادیا تھا اور کچھ راشدہ بیگم کی نفرت نے۔۔۔

دراصل راشدہ بیگم ماہین کی سوتیلی ماں تھیں۔۔۔ذولفقار صاحب کا تو راشدہ بیگم سے شادی کے تین سال بعد ہی انتقال ہوگیا تھا۔

وہ جیسے ہی کلب پہنچی جمی کو دیکھ کر اسکا موڈ اچھا ہوگیا۔

hey jimmy how are you?

well I m good but--

تم کچھ خاص خوش نہیں لگ رہیں۔۔۔

جمی نے اسکا اوپر سے نیچے تک جائزہ لیتے ہوئے کہا۔۔

نہیں یار تم تو جانتے ہی ہو اس لیڈی کو جو میرے گھر میں رہتی ہیں۔۔۔ماہین نے منہ بنا کر کہا۔

اچھا خیر چلو چھوڑو انھیں،چلو چل کر ڈانس کرتے ہیں۔۔۔وہ اسکا ہاتھ پکڑ کر ڈانس فلور پر لے گیا۔

ابے سالے آج کا کیا موڈ ہے؟؟یہیں سے پسند کرے گا یا جولیانا سے کہ کر بک کراؤں کسی کو؟؟؟حماد نے کمینگی سے آنکھ دبا کر سالار مصطفیٰ سے کہا تھا۔

سالار مصطفیٰ جو اپنے نام کی ہی طرح شاندار تھا۔۔۔ماں باپ کا اکلوتا و لاڈلا تھا۔۔گندمی رنگت،ماتھے پر آتے بال،نشے میں ڈوبی آنکھیں اسے اور شاندار بناتی تھیں۔

حماد اسے اسکے نام کی وجہ سے ہی سالے کہتا تھا۔۔

چھوڑ تو جولیانا کو۔۔وہ دیکھ سامنے بلیک ڈریس والی کو۔۔۔وہ ماہین کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا تھا۔

اب دیکھ تیرا بھائی کیسے سیٹ کرتا ہے اسکو۔۔۔کہتے ہی سالار ماہین کی طرف

بڑھا تھا۔۔

⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘

وہ جمی کے ساتھ کپل ڈانس کررہی تھی کہ اس کو اپنے کندھے پر کسی کا ہاتھ محسوس ہوا۔۔وہ مڑی ہی تھی کہ اسکا پیر لڑکھڑایا اور اگلے ہی لمحے وہ سالار کی بانہوں میں تھی۔

بیوٹیفل۔۔۔اپنی انگلیوں سے اسکے بال اسکے کان کے پیچھے کرتے ہوئے بے ساختہ ہی اسکے منہ سے نکلا۔

وہ ایک جھٹکے سے اس سے دور ہوئی تھی۔

Whats your good name sweet heart?

سالار نے پھر ایک قدم اسکی طرف بڑھاتے پوچھا تھا۔

اس نے اس پر ایک تھکی نگاہ ڈالی اور بنا کچھ کہے واپس جانے لگی۔سالار نے ایک دم سے اسکا ہاتھ پکڑا ور جھٹکا دیا تو وہ اسکے سینے سے لگی۔۔

وہ فوراً ایک جھٹکے سے دور ہوئی۔۔

What the hell you are doing?stay away from me and just leave my hand.

اسکے تو جیسے کسی نے آگ لگا دی ہو۔۔۔

if i not?

اس نے ایک آئیبرو اوپر اٹھا کر پوچھا۔

تو پھر یہ۔۔۔

یہ کہتے ہی اس نے اپنے دوسرے ہاتھ سے اسکے منہ پر تھپڑ مار دیا۔۔سالار کی اسکے ہاتھ پر گرفت ہلکی ہوتی محسوس کر کے وہ ایک جھٹکے سے ہاتھ چھڑاتی چلی گئی۔۔

وہ اپنی دونوں ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچے۔۔لال انکھیں لیے وہیں کھڑا تھا اگلے ہی پل اس نے بار ٹیبل پر ہاتھ مارا اور چلایا تھا۔۔

you have to pay for this silly girl--

اور وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔

یار ماہی تم نے اچھا نہیں بیچارے کے ساتھ۔۔۔اس نے صرف ہاتھ ہی تو پکڑا تھا نا۔۔۔جمی صبح ہوتے ہی اس سے ملنے چلا آیا تھا۔

تم تو چپ ہی کر جاؤ ایسے معاملوں میں کیسے بھیگی بلی بن جاتے ہو۔۔دوست ایسے ہوتے ہیں کیا؟؟؟اس کے ہتک آمیز لہجے پر پل میں جمی کا چہرا لال ہوا

تھا۔۔

اور بات صرف ہاتھ پکڑنے کی نہیں تھی۔۔

he was insulting me---

پر پھر بھی ماہی تم جانتی بھی ہو وہ کتنے بڑے بزنس مین کا بیٹا ہے؟؟؟

جتنے بھی بڑے بزنس مین کا بیٹا ہو۔۔۔میری بلا سے۔۔۔ماہین ذوالفقار کسی سے نہیں ڈرتی۔۔اس نے بال جھٹک کر لاپرواہی سے کہا۔جمی اسکی لاپرواہی پر افسوس سے اسے دیکھنے لگا۔۔

وہ نہیں جانتی تھی کہ اسکو اسکی یہ لاپرواہی کتنی مہنگی پڑنے والی ہے۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

لڑکی کی پوری انفورمیشن چاہیے۔۔۔وہ بھی ادھے گھنٹے کے اندر۔۔۔

پر سالے اتنی جلدی کیسے۔۔۔۔حماد جھنجلاتے ہوئے کہنے لگا کہ وہ اپنی جگہ سے اٹھا اور اس تک پہنچا۔۔

جو کہہ دیا سو کہہ دیا۔۔۔۔

no arguments---

ایک تو تو اپنے آگے کسی کی سنتا نہیں ہے۔۔۔حماد بربڑاتا ہوا آفس سے نکل

گیا۔۔

تم نہیں جانتی تم نے کس سے پنگا لیا۔۔۔

silly girl---

زیر لب کہتا وہ کسی گہری سوچ میں پڑ گیا تھا۔۔

آدھے گھنٹے بعد اس کی ٹیبل پر ماہین کی ساری انفارمیشن تھی۔۔۔

ہنہ۔۔۔مس ماہین ذولفقار۔۔۔تیار ہو جاؤ۔۔۔میں آرہا ہوں۔۔۔زیرِ لب مسکراہٹ تھی۔۔

وہ باہر جانے کو تیار کھڑی تھی۔۔آئینہ کے سامنے کھڑی لپ اسٹک کو آخری ٹچ دیتی،اونچی ہیلز پہنے،نیلی جینز پر سفید ٹاپ،اس پر ریڈ جیکٹ پہنے بلاشبہ بہت حسین لگ رہی تھی۔۔

ماہی بیٹا!کہاں جا رہی ہو؟؟ماہین جھنجلاتی ہوئی مڑی۔۔

آپ سے کتنی بار کہا ہے کہ مجھ سے ایسے سوالات نہ پوچھا کریں۔۔۔بد تمیزی سے کہتی وہ جانے لگی۔۔

ماہی رکو۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ان کی آواز سن کر نہ چاہتے ہوئے بھی رک گئی پر مڑی نہیں۔۔۔وہ چلتی ہوئی اسکے سامنے آئیں اور بولیں۔۔۔

ماہی تمھارے مجھ سے اختلافات الگ بات ہے لیکن آج نہ جاؤ کہیں میرا دل گھبرا رہا ہے۔۔۔ان کی بات سن کر ایک پل کو اسکا دل بھی گھبرایا تھا۔۔۔پر اس نے اپنے دل کو ڈپٹا اور بولی۔۔

آپ فضول وہمات کا شکار ہیں اور آپ کے ان فضول وہموں میں آکر میں اپنا ڈے اسپوائل نہیں کرسکتی۔۔۔سوری۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مجھے یہ لڑکی شام تک اپنے فارم ہاؤس میں چاہیے۔۔فوٹو میں نے تم کو سینڈ کردی ہے۔

اوکے سر کام ہوجائے گا۔

Hmm good--

یہ کہہ کر اس نے فون رکھا تھا۔

اب پتا چلے گا تمھیں مس ماہین ذولفقار کہ سالار مصطفی ہے کیا چیز۔۔۔۔یہ کہتے ہوئے زیرِ لب مسکراہٹ اور آنکھوں میں چمک تھی۔

خیر تو ہے آج میرا دوست بڑا مسکرا رہا ہے۔۔۔حماد نے آفس میں داخل ہوتے

ہی اسے مسکراتے دیکھا تو پوچھنے لگا۔۔

نہیں یار کچھ نہیں تو بتا تو یہاں کیسے؟؟؟

تجھ سے ملنے کا دل کیا تو آگیا۔۔۔تو بتا انکل آنٹی کا کب کا پروگرام ہے لندن سے واپسی کا؟

ابھی کہاں۔۔۔ابھی ایک مہینے پہلے ہی تو گئے ہیں۔۔۔ڈیڑھ دو مہینے سے پہلے تو واپسی کا نو چانس۔۔۔یہ کہتے ساتھ ہی اٹھا۔

تجھے بیٹھنا ہے تو تو بیٹھ۔۔میں تو چلا۔۔

کیا کوئی خاص کام ہے جو تو مجھے بھی چھوڑ کر جارہا ہے؟؟مسکراہٹ دبا کر انکھ مارتے ہوئے کہا تھا۔۔

تو نہیں سدھرے گا۔۔افسوس سے سر ہلاتا وہ نکل گیا تھا۔۔

وہ کار ڈرائیو کررہی تھی کہ اسکو لگا کوئی اس کو فولو کررہا ہے۔۔اس نے بیک مرر پر دیکھا۔

OH NO---

اب کیا کرووں؟۔۔۔۔ااممم ہاں۔۔۔۔ایک کام کرتی ہوں۔۔۔جمی کو کال کرتی ہوں۔۔وہ جمی کا نمبر ڈائل کرنے لگی۔۔۔

جمی۔۔۔جمیییی پک اپ دا کال یارررررر۔۔۔

جمی کال پک نہیں کررہا تھا۔۔

اب کیا کروں؟؟؟ابھی وہ سوچ ہی رہی تھی کہ پچھلی گاڑی نے اوور ٹیک کیا اور اسکو بریک لگانے پڑے۔۔

اللہ اللہ پلیز مجھے بچالیں۔۔۔وہ گڑگڑائی تھی۔۔

اتنی دیر میں سامنے والی گاڑی سے تین ماسک پہنے آدمی اترے اور اس تک پہنچے۔۔۔

چھوڑو مجھے۔۔کہاں لے جارہے ہو۔۔اسنے یہ کہہ کر اس کے منہ پر جھپٹا مارا تھا۔۔لیکن ہاتھ اسکے چہرے تک پہنچنے سے پہلے ہی ان میں سے ایک نے اسکے منہ پر رومال رک کر اسے ہوش و ہواس سے بیگانہ کردیا۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿

یس بوس!ہوگیا کام اب کیا کرنا ہے؟؟؟ہوش آنے پر یہ پہلا جملہ اسکے کانوں سے ٹکرایا تھا اس کے بعد اسے کوئی آواز نہیں آئی شاید بات کرنے والا اب دور چلا گیا تھا۔۔اس نے چاروں طرف نگاہ دوڑائی تو خود کو ایک کمرے میں پایا۔۔۔ویل فرنیشڈ کمرا تھا۔۔پر کمرے میں کسی کھڑکی کا نام و نشان تک نہیں تھا۔۔

✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿

اسے وہاں قید ہوئے تین دن ہوگئے تھے اور یہ بات بھی اسے اس کام والی سے معلوم ہوئی تھی جو روز اسے دن میں دو دفعہ کھانا پہنچانے آتی تھی ورنہ یہاں بھلا دن رات گزرنے کا کیسے علم ہونا تھا۔۔

ابھی وہ یہ سب سوچ ہی رہی تھی کہ کمرے کا دروازہ دھاڑ سے کھلا تھا۔۔

تم۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ سکتے مں آگئی کہ کیا واقعی اس کو اسکا مارا ہوا تھپڑ بھاری پڑنے والا ہے۔۔۔

ہاں میں سالار مصطفیٰ۔۔۔کیوں حیرانی ہورہی ہو؟ماہین ذوالفقار!یاد ہے تم کو وہ تھپڑ جو تم نے بھری محفل میں میرے۔۔۔سالار مصطفیٰ کے اس گال پر مارا تھا۔۔اس کا بھگتان تو تم کو اب بھگتنا پڑے گا۔۔۔

اس نے اپنے دائیں گال کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور اس کی طرف قدم بڑھانے لگا۔۔

نہیں۔۔۔نہیں دیکھو غغغغ۔۔غلطی تمھاری بھی تھی تم نے میرا ہاتھ پکڑا تھا۔۔اسکے لفظوں نے تو جیسے اسکی جان نکال دی تھی۔۔۔

وہ تو میں اب بھی پکڑوں گا۔۔لیکن اب تم تھپڑ مارنے کے قابل نہیں رہوگی۔۔۔۔وہ کہتا اس کی طرف جھکا تھا۔۔

اس نے زور سے آنکھیں میچیں کچھ دیر تک کچھ نہ ہوا تو اس نے آنکھیں

کھولیں تو دیکھا وہ جا چکا تھا۔

ہائے اللہ چلا گیا۔۔۔شکر ہے۔۔۔۔

ابھی اسے گئے تھوڑی دیر ہی ہوئی تھی کہ ملازمہ اگئی۔۔

بی بی جی صاحب نے کہا ہے کہ آپ یہ جوڑا پہن کر تیار ہوجائیں۔۔اس نے دیکھا اس کے ہاتھ میں بہت بھاری لال رنگ کا جوڑا تھا۔۔

کیوں؟؟؟؟تمھارے صاحب کے نکاح میں شرکت کرنی ہے؟اس نے تڑخ کر کہا تھا۔۔

ہاں نا بی بی جی!آپ سے ہی تو ہورہا ہے صاحب کا نکاح۔۔۔

کیا؟؟؟دماغ خراب ہوگیا ہے تمھارا؟؟نکاح کرونگی میں؟؟وہ بھی اس سے؟پاگل ہوگیا ہے تمھارا صاحب۔۔۔جاؤ جا کر۔۔۔۔

وہ ابھی بول ہی رہی تھی کہ اس کی نظر ملازمہ کے پیچھے کھڑے سالار پر پڑی۔۔

کیا بول رہی تھیں؟؟ذرا دہرانا۔۔۔

اس نے اندر آتے ہی ملازمہ کو جانے کا اشارہ کیا اور پاس آتے ہوئے بولا۔۔

ک۔۔۔کچھ نہیں۔۔۔میں کیا بول رہی تھی؟؟ک۔۔۔کچھ بھی تو نہیں۔۔مجھے ک۔۔۔کیا بولنا ہے۔۔۔۔وہ ہچکچا کر پیچھے ہٹتے ہوئے بول رہی تھی۔۔

اور ہاں!دور رہ کر بات کرو۔۔۔وہ اسے قریب آتے دیکھ کر بولی۔۔۔وہ رکا۔۔۔

اگر تم چاہتی ہو کہ میں دور رہوں تو پندرہ منٹ میں تیار ہو کر نیچے آؤ۔۔۔کہہ کر وہ جانے لگا۔

دیکھو یہ غلط ہے۔۔میں نے تمھیں تھپڑ مارا تھا نا۔۔میں اس کے لیے سوری۔۔ بلکہ تم ایک کام کرو۔۔تم مجھے بھی تھپڑ مار لو۔۔۔حساب برابر ہوجائے گا۔۔اس کی بے بسی اس کے لفظوں سے عیاں ہورہی تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سالار مڑا۔۔۔۔

اووو!رونا نہیں۔۔ویسے پہلے میں نے بھی یہی سوچا تھا کہ بدلہ لے کر تم کو چلتا کرونگا۔۔۔لیکن پھر پتا ہے کیا؟؟؟وہ اسکے پاس آیا۔۔دیوار پر ہاتھ رکھ کر جھکتے ہوئے اس کی آنکھوں میں جھانک کر بولا۔۔

کلب میں جب تم نے اتنے لوگوں کے درمیان تھپڑ مرا تھا نا۔۔جب میں نے لوگوں کی مزاق اڑاتی ہوئی نظریں محسوس کی تھیں۔۔ان نظروں نے میرے اندر ایک آگ لگا دی تھی۔۔۔نفرت کی آگ۔۔۔اب اس آگ میں تم جلوگی ساری زندگی۔۔نکاح نہیں کرنا۔۔۔نا کرو مرضی ہے تمھاری۔۔۔لیکن رہنا تو تم نے یہیں ہے ساری زندگی۔۔۔بغیر نکاح کے ہی سہی۔۔۔

نفرت و حقارت سے کہتا پیچھے ہٹا تھا۔۔

اسکے لہجے میں نفرت دیکھ کر پل بھر کو وہ کانپ گئی تھی۔۔

میں تم سے ن۔۔۔نکاح کیسے کرسکتی ہوں۔۔مجھے واپس جانا ہے۔۔۔سب میرا انتظار کررہے ہونگے۔۔۔وہ گڑگڑائی تھی۔

تمھارا انتظار؟کون کررہا ہوگا تمھارا انتظار؟؟اس نے مذاق اڑاتے ہوئے کہا۔

جی!جی کررہا ہوگا نا میرا انتظار۔۔اوررر۔۔۔۔اوور مام!مام بھی کررہی ہونگی نا میرا انتظار۔۔۔اس نے شاید زندگی میں پہلی دفعہ راشدہ بیگم کو مام کہا تھا۔۔

جی؟؟تم پاگل ہوگئی ہو۔۔۔وہ جی جو ان تین دنوں تقریباََ روز ہی کلب پارٹیز اٹینڈ کررہا ہے؟؟

جی؟؟؟؟اسکو حیرانگی ہوئی تھی۔۔۔وہ تو ہر وقت اسکے اگے پیچھے پھرتا تھا۔۔وہ کیا تھا؟وہ تو مجھ سے محبت کرتا تھا؟اسکا کیا؟کیا وہ صرف ڈرامہ تھا۔۔۔وہ صدمے میں تھی۔۔

لیکن مام!مام تو کررہی ہونگی نا میرا انتظار۔۔۔

یہ خیال آتے ہی اس میں جان واپس آئی تھی۔۔

نہیں تمھاری مام بھی نہیں کررہی ہونگی۔۔۔۔اس نے دھیمے سے کہہ کر ماہی کے خوش فہمی کے بت کو توڑا تھا۔۔۔اور پھر جو اس نے کہا وہ اس کے وہم و

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

گمان میں بھی نہیں تھا۔۔

تمھاری مام کی ڈیتھ ہو چکی ہے۔۔۔اس نے بہت دھیمے انداز میں بولا تھا۔۔کیونکہ دل میں کہیں نا کہیں اسے یہ احساس بھی تھا کہ اس سب میں کہیں نا کہیں اسکا بھی قصور ہے۔۔

واٹ؟؟؟کیا بول رہے ہو؟تمھیں پتا بھی ہے کہ تم کیا بول رہے ہو؟ایسا کیسے ہوسکتا ہے؟؟؟وہ ہارے ہوئے کھلاڑی کی طرح سر ہاتھوں میں دبائے گھٹنوں کے بل بیٹھی تھی۔۔

ہاں یہ ٹھیک ہے کہ اس نے انہیں کبھی اپنی مام نہیں مانا تھا پر دل میں کہیں نا کہیں وہ ان سے پیار بھی کرتی تھی۔۔۔انہوں نے ساری زندگی اسکی ضرورتوں کا خیال رکھا تھا۔۔اس کی اتنی بدتمیزیوں اور شدید نفرت کو برداشت کیا تھا۔۔۔یعنی وہ سامنے کھڑا شخص صحیح ہی تو کہہ رہا تھا کہ اس کا انتظار کرنے والا کوئی اپنا ہے ہی کہاں اسکے پیچھے۔۔۔۔

کچھ خیال آنے پر اس نے جھٹکے سے اپنا سر اٹھایا تھا۔۔۔

تم۔۔۔۔۔تم نے مارا ہے مام کو۔۔۔تم نے مجھے اغواء کیا جس کی وجہ سے مام۔۔۔وہ دھاڑی تھی۔۔

لیکن اس کی بات مکمل ہوتی اس سے پہلے ہی وہ قریب آیا اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر جھٹکا دیا تو وہ اسکے سینے سے آ لگی۔۔۔دوسرے ہاتھ سے جبڑا

دبوچے۔۔۔اپنی آگ اگلتی نظریں اسکے چہرے پر گاڑے۔۔سرد لہجے میں گویا ہوا۔

میں نہیں۔۔۔تم۔۔۔۔تم ہو انکی موت کی زمہ دار۔۔۔جس وقت ضرورت تھی انکو تمھاری اس وقت تم اپنی عیاشی کے غرض سے نکلیں تھیں۔۔۔روکا تھا نا انھوں نے تمھیں؟؟؟ہاں بولو۔۔۔روکا تھا نا۔۔۔اور تم؟چیچھ۔۔۔۔وہ افسوس سے بولتا پیچھے ہوا تھا۔۔۔

وہ ان کے انتقال کا سن کر گیا تھا ان کے گھر۔۔۔تو ملازموں نے ماہین کی بدتمیزیوں کی داستانیں خوب نمک مرچ لگا کر سنائیں تھیں(شاید وہ بھی اس سے بہت تنگ تھے)

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ان آنسوؤں کو بچا کر رکھو آگے بہت کام آئیں گے اور دس منٹ میں تیار ہوکر نیچے آؤ ورنہ مجھے اپنے طریقے سے انتظام کرنا آتا ہے۔۔۔وہ خبردار کرتا چلا گیا تھا۔۔۔

کافی دیر رونے کے بعد وہ اٹھی۔۔اسکا کپڑے بدلنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا لیکن وہ یہ کپڑے تین دن سے پہنی ہوئی تھی۔۔۔اور اب وہ اس قابل نہیں تھے کہ انھیں اور پہنا جائے۔۔اس لیے اسے کپڑے مجبوراً تبدیل کرنے پڑے۔۔

وہ کپڑے ہیوی تھے پر وہ بہت زیادہ ہیوی نہیں تھے۔۔

لال رنگ کی نفیس سی لمبی فراک تھی جسکے گلے اور بارڈر پر ہیوی کام ہوا وا تھا۔۔اسنے اپنا آپ قد آور ایئنے میں دیکھا تو اسے اپنی بےبسی یاد اگئی۔۔اسنے وہیں زمین پر بیٹھ کر رونا شروع کردیا۔

میں تم کو کبھی معاف نہیں کرونگی۔۔۔تم تڑپوگے۔۔۔بےبسی سے روؤگے۔۔۔اسی طرح جس طرح آج میں بےبس ہوں۔۔۔اور میں۔۔۔میں پھر تمہاری بےبسی کا تماشا دیکھوں گی۔۔

بد دعائیں بعد میں دیتی رہنا۔۔۔ساری عمر پڑی ہوئی ہے۔۔ابھی فوراً نیچے آؤ۔۔۔وہ کمرے میں داخل ہوا تو وہ گھٹنوں میں سر دیے رو رہی تھی۔۔

اسنے سر اوپر اٹھایا تو اپنا حکم دے کر جاچکا تھا۔۔۔وہ بھی اٹھی اور نیچے چل دی۔۔۔

کمرے سے باہر نکل کر اسے معلوم ہوا تھا کہ وہ بلاشبہ بہت وسیع و خوبصورت فارم ہاؤس تھا۔۔

نیچے پہنچی تو شاید سب اسی کا انتظار کررہے تھے۔۔زیادہ لوگ تو نہیں تھے بس سات آٹھ لوگ تھے۔۔۔وہ بیٹھی تو مولوی صاحب نے نکاح پڑھانا شروع کیا۔۔

سالار مصطفیٰ ولد مصطفیٰ سلیمان۔۔ماہین ذوالفقار ولد ذوالفقار وسیع احمد کو بعوذ پانچ لاکھ روپے سکہ رائج الحق آپکے نکاح میں دیا جاتا ہے۔۔۔کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟

جی! قبول ہے۔۔۔

کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟

جی قبول ہے۔۔

کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟

جی! قبول ہے۔۔۔

اب وہ ماہین کی طرف مڑے۔۔

ماہین ذوالفقار ولد ذوالفقار وسیع احمد بعوذ پانچ لاکھ روپے حق مہر سکہ رائج الحق آپکو سالار مصطفیٰ ولد مصطفیٰ سلیمان کے نکاح میں دیا جاتا ہے۔۔کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟؟

اسنے سر اٹھایا تو وہ اسکے سامنے ہی بیٹھا تھا۔۔دل چاہ رہا تھا کہ انکار کردے لیکن وہ بےبس تھی ابھی۔۔۔۔بہت بےبس۔۔

بیٹا جواب دیں۔۔۔کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟

ہوش اسے تب آیا جب مولوی صاحب نے دہرایا تھا۔۔

جججی۔۔قبول ہے۔۔۔

کہتے ہی اسکی انکھوں سے آنسو ٹپکنا شروع ہوگئے۔۔

کیا آپکو یہ نکاح قبول ہے۔۔؟مولوی صاحب نے دوسری بار پوچھا۔

ججیی قق۔۔قبول ہے۔۔

کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟

جی قبول ہے۔۔۔

یہ کہہ کر وہ رکی نہیں تھی واپس کمرے کی طرف چلی گئ تھی۔۔

وہ کمرے میں پہنچا تو وہ بیڈ کی پشت سے ٹیک لگائے گھٹنوں میں سر دیئے رونے میں مصروف تھی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ وہیں کھڑا تھوڑی دیر اسے دیکھتا رہا اور پھر چلتا ہوا اسکے قریب پہنچا۔۔

اب یہ رونے دھونے سے کیا ہوگا؟؟اس تھپڑ کا بگھتان تو تمھیں بگھتنا ہی ہے۔

اسکی آواز سن کر اسنے جھٹکے سے اپنا سر اٹھایا تھا اور اسکو پاس کھڑے دیکھ کر وہ جھٹکے سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔

منالو جشن۔۔جتنا منانا ہے سالار مصطفیٰ۔۔ابھی تمہارا وقت ہے جو تم مجھے تڑپا رہے ہو۔۔کل میرا وقت آئے گا اور میں تم کو تڑپتے دیکھوں گی۔۔۔میری بد دعا ہے سالار مصطفیٰ تم کو کسی لڑکی سے محبت ہوگی شدید محبت اور وہ تم سے

نفرت کرے گی شدید نفرت اور تم بھی تڑپوگے بہت تڑپوگے۔۔ٹھیک اسی طرح جس طرح آج میں تڑپ رہی ہوں۔۔۔وہ اسکا گریبان پکڑے دھاڑی تھی۔

تم مجھے۔۔۔سالار مصطفی کو بد دعا دے رہی ہو۔۔۔وہ بھی محبت کی۔۔ہاہاہاہا۔۔محبت نو نیور۔۔۔کبھی نہیں۔۔۔۔سالار مصطفی کو نہ کبھی کسی سے محبت تھی۔۔نا ہے اور نہ ہوگی۔۔یہ صرف تڑپاتی سکاتی ہے۔۔کمزور بنا دیتی ہے۔۔نفرت ہے مجھے محبت سے۔۔۔شدید نفرت۔۔۔

سالار اسکے بازوؤں کو اپنے ہاتھوں کے شکنجے میں دبوچے وہ نفرت و خود اذیتی سے بولا تھا۔

چھوڑو میرا ہاتھ۔۔۔۔درد ہورہا ہے مجھے۔۔۔۔اسکی گرفت سخت سے سخت ہوتی محسوس کرکے وہ چلائی تھی۔۔

یہ درد۔۔۔یہ تکلیف تو کچھ بھی نہیں اسکے مقابلے جو تم نے ساری زندگی بھر برداشت کرنی ہے۔۔

سالار نے اسکے بازوؤں پر گرفت اور سخت کرتے ہوئے بولا تھا۔۔

مم۔۔۔میں تم سے شدید نفرت کرتی ہوں۔۔۔وہ درد و نفرت سے چلائی تھی۔۔

ہاں تو کرونا!منع کس نے کیا۔۔اب تو خیر سے تم میری بیوی ہو تمہارا حق ہے پورا پورا۔۔وہ اسکے قریب ہوتا ذو معنی لہجے میں بولا تھا۔۔

تم نا جنگلی انسان ہو۔۔۔جنگلی جانور۔۔۔وہ چلائی تھی۔

زبان سنبھال کر۔۔۔آئیدہ ایسی زبان استعمال کی نہ تو زبان کاٹ دینے کی سکت ہے مجھ میں۔۔۔۔وہ اسکا جبڑا دبوچے غرایا تھا۔۔

اور اب فریش ہوکر جلدی باہر آؤ۔۔۔۔وہ اسکا جبڑا جھٹکے سے چھوڑ کر باہر جانے لگا۔۔

اور ہاں دس منٹ میں باہر آجاؤ دس منٹ مطلب دس منٹ۔۔۔وہ اسکو وارن کرتا باہر چلا گیا۔۔

اللہ۔۔۔۔۔اسکے جانے کے بعد وہ گھٹنوں کے بل بیٹھی بلک بلک کر اپنی بے بسی پر روئی تھی۔

🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷

دس منٹ بعد وہ فریش ہوکر نکلی تو وہ لاونج میں صوفے پر بیٹھا موبائل پر مصروف تھا۔۔

چلو۔۔۔۔اسے دیکھتے ہی کھڑا ہوگیا۔۔۔وہ بھی اسکے پیچھے چل دی۔۔

وہ فارم ہاؤس کسی ویران جگہ پر تھا انھیں وہاں سے نکلے تقریباً چار سے پانچ

گھنٹے بیت چکے تھے۔۔

اب کہاں لے کر جارہے ہو تم مجھے؟؟؟آخرکار تنگ آکر اسنے پوچھ ہی لیا تھا۔۔

سالار بنا جواب دیے گاڑی چلاتا رہا۔۔اور اسکی یہ حرکت ماہین کا خون کھولا گئی۔۔۔

میں تم سے کچھ پوچھ رہی ہوں؟؟؟اب کی بار ماہین نے گلا پھاڑ کر کہا۔۔اب کی بار سالار نے ناگوار سی نظر اس پر ڈالی۔۔

آواز نیچی رکھو۔۔۔میں تمہارے کسی سوال کا جواب دینے کا پابند نہیں ہوں۔۔اس لیے بہتر ہوگا کہ چپ کرکے بیٹھی رہو۔۔

وہ درشتگی سے کہتا واپس ڈرائیونگ میں مصروف ہوگیا۔۔

کچھ دیر پہلے ہی وہ لوگ شہر پہنچے تھے اور وہ اسے اس اپارٹمنٹ میں لے آیا تھا اور آتے ہی روم میں چلا گیا تھا۔۔

اب مسئلہ یہ تھا کہ ماہین کو لگ رہی تھی بھوک۔۔۔اسی لیے بھوک کے پیشِ نظر اسکو کچن میں جانا پڑا۔۔

پکانا تو اسے کچھ آتا نہیں تھا سو اس نے سارے کیبنٹ کنگھالنے شروع کردیے

لیکن کچھ نہ ملنا تھا تو نہ ملا سوائے کھا نا پکانے کے سامان کے علاوہ کوئی نوڈلز کوئی بسکٹ نا تھے۔۔۔

اب اسنے فریج کھولا تو خوش قسمتی سے انڈے مل گئے۔۔اور وہ ایک کیبنٹ میں بریڈ دیکھ چکی تھی۔۔

چلو یہ مسئلہ تو ختم ہوا۔۔وہ پر جوش ہوئی تھی۔۔لیکن کچھ یاد آنے پر ایک دم بجھ گئی۔۔

لیکن اب کیا کروں۔۔۔انڈوں کو یوں ہی تو کھایا جا نہیں سکتا۔۔۔اممم اب کیا کروووں۔۔۔اممم رضوانہ!ہاں رضوانہ(اسکے گھر میں کھانا پکانے والی ماسی)رضوانہ کیسے بناتی تھی آملیٹ۔۔۔۔۔۔۔اممم۔۔۔۔

دماغ پر اتنا زور ڈالنے کے بعد اسے جب کا منظر یاد آیا تھا جب وہ ناشتہ لیٹ ہونے پر کچن میں پہنچی تھی اور رضوانہ آملیٹ بنا رہی تھی۔۔

اس وقت وہ فرائنگ پین میں تیل ڈال رہی تھی۔۔۔ہمم۔۔۔فرائنگ پین کہاں ہے اب۔۔۔۔؟؟

وہ پورے کچن میں فرائنگ پین ڈھونڈتی پھر رہی تھی۔۔

فرائنگ پین تو ملا نہیں لیکن یہ پتیلی مل گئی۔۔۔چلو ابھی اسی سے کام چلا لیتی ہوں۔۔۔وہ فل سائز کی دیگچی کو پتیلی بول رہی تھی۔۔

جیسے تیسے اس نے دیگچی کو اٹھا کر چولہے پر فٹ کیا اور چولہا بھی جیسے تیسے جلا ہی لیا۔۔۔

اب تیل کہاں ڈھونڈووں۔۔۔اس کیبنٹ میں دیکھتی ہوں۔۔۔ہمممم۔۔مل گیا۔۔

اب وہ تیل دیگچی میں ڈالنے لگی۔۔مشکل تو ہورہی تھی۔۔

ظاہر ہے جب پانچ کلو کے تیل کی بوتل اٹھائے۔۔۔اپنے منہ تک آتی دیگچی میں ڈالے گی تو مشکل تو ہوگی نا۔۔۔

میرے خیال میں اتنا کافی ہوگا۔۔

ڈھائی لیٹر تیل دیگچی میں ڈالنے کے بعد اسے کچھ اطمینان ہوا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اممم۔۔۔اب انڈوں کو کیسے بناتے ہیں؟۔۔۔ایک کام کرتی ہوں کہ پہلے انڈے مکس کرتی ہوں۔۔۔پھر کچھ مسالے ڈال لیتی ہوں۔۔۔

اب مسئلہ انڈے توڑنے کا تھا۔۔۔

پہلا انڈا اس نے سلیب پر بال کی طرح ہٹ کرکے مارا جسکے نتیجے میں انڈے کی بدبودار چھینٹوں نے بڑے ہی بھیانک انداز میں اسکے منہ پر سلامی پیش کی تھی۔۔

اخخخ تھووووو۔۔۔یا اللہ!اب کیا کروں؟؟؟؟وہ سلیب کے کنارے سے بہہ کر اپنے قدم بوسی کرتے آمیزے کو دیکھ رہی تھی۔۔

چل کوئی بات نہیں ماہی۔۔۔۔دوبارہ کوشش کرو شاباششش۔۔۔

خود کو حوصلہ دیتے ہوئے دوسرا انڈا اٹھایا۔۔

لیکن اب کی بار ذرا آہستہ سے ہٹ گیا اور وہ بھی باؤل میں۔۔۔تو انڈا ٹوٹ گیا اور تباہی بھی زیادہ نہیں ہوئی۔۔۔

یاہووووو۔۔۔۔اس نے بے ساختہ جمپ لگائی تھی اور اگلے ہی پل نیچے گرے تیل اور آمیزے کے نتیجے میں نیچے گری تڑپ رہی تھی۔۔

ابھی وہ اپنے پیر کا درد برداشت کرتے کھڑے ہوئی تھی کہ اسکا ہاتھ سلیب پر رکھے اسکے مشقت سے توڑے ہوئے انڈوں کے مکسچر سے ٹکرایا اور۔۔۔۔

پھر کیا تھا باؤل الٹ کر اس پر آپڑا اور وہ ایک بار پھر انڈوں نہائی ہوئی زمین پر گری پڑی تھی۔۔

اس دھاچوکری کی وجہ سے چولہے پر رکھی پتیلی سوری سوری دیگچی اور اس میں موجود ڈھائی لیٹر تیل کا خیال دماغ سے نکل چکا تھا۔۔

جس کے جلنے کے نتیجے میں پورا کچن دھواں دھواں ہورہا تھا۔۔بے اختیار اسکی آنکھیں بھیگنے لگی تھیں۔۔وہ گٹھنوں میں سر دیے بلک بلک کر رو دی۔۔

ابھی وہ رونے میں ہی مصروف تھی کہ دروازے کی بیل بجی۔۔۔اس نے چوک کر سر اٹھایا۔۔۔۔

سالار مسلسل ڈور بیل بجنے پر اٹھ کر باہر گیا۔۔وہ کچن کے پاس سے گزر رہا تھا کہ کچھ جلنے کی بدبو محسوس کرکے کچن میں گیا۔۔

سالار کو کچن میں داخل ہوتے دیکھ کر اسکا دل کیا کہ زمین پھٹے اور وہ اس میں دفن ہوجائے۔۔

وہ سر جھکائے،انسوں پیتی،نچلا ہونٹ کاٹتی شرمندگی کی انتہا گہرایوں میں تھی۔۔

کچھ دیر سالار اسے اور کچن کی حالت کو دیکھتا رہا اور پھر مسکراہٹ دبائے رخ موڑ کر مسلسل ہوتی بیل کی وجہ سے دروازہ کھولنے چلا گیا۔

اسلام وعلیکم صاحب۔۔دروازہ کھولا تو بڑی عمر کی ایک عورت کھڑی تھی۔۔

آپ کون؟؟؟سالار نے ان کے سلام کو نظرانداز کرتے ہوئے پوچھا تھا۔۔

صاحب!وہ ہم کو نا حماد صاحب نے بھیجا۔۔۔صفائی وغیرہ کے لیے۔۔۔

اچھا اچھا!ہاں میں نے ہی کہا تھا اسکو۔۔۔اجائیں آپ۔۔وہ اسے راستہ دیتا اندر کی طرف بڑھا تھا۔

اپ پہلے کچن سے شروع کرلیں۔۔۔اور پہلے کچھ کھانے کو بھی بنا دیجیے گا۔۔وہ ان کو کچن کا راستہ بتا کر اپنے کمرے میں چلے گیا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہائے اللہ!بی بی جی یہ کیا؟؟بوا دونوں ہاتھ سر پر مارتیں ماہین کی طرف بڑھیں تھیں اور اسکو اٹھنے میں مدد دی تھی۔۔

بیٹا تم یہاں چیئر پر بیٹھو۔۔۔میں تمہارے لیے پانی لاتی ہوں۔۔

ماہین انسو صاف کررہی تھی کہ اتنی دیر میں بوا پانی لے آئیں۔۔

لو بیٹا پانی پیو۔۔۔میں تمہارے لیے کھانے کو جھٹ پٹ کچھ بناتی ہوں۔

بوا کچن کی حالت دیکھ کر اتنا تو سمجھ ہی گئی تھیں کہ کچھ بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔۔

ماہین بوا کو کھانا بنانے میں مصروف دیکھ کر فریش ہونے چلی گئی۔۔۔

یہ فلیٹ دو کمروں،کچن،لاؤنج پر مشتمل تھا۔۔

ماہین کو کپڑے بدلنے کی اب اشد ضرورت تھی لیکن مسئلہ یہ تھا کہ اسکے پاس کپڑے نہیں تھے۔

کچھ خیال آنے پر وہ اس کمرے میں گئی جہاں سالار سورہا تھا اور دبے قدموں سے الماری تک پہنچی اور اپنا کارنامہ انجام دے کر وہ دوسرے کمرے میں چلی گئی۔۔

تھوری ہی دیر میں نہا دھو کر فریش کھڑی تھی۔۔پر اسکا حلیہ تھوڑا نہیں کافی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مضحکہ خیز لگ رہا تھا۔وہ سالار کی ٹی شرٹ اور ٹراؤزر پہنے ہوئے تھی۔۔جو کہ اسکے گٹھنوں تک آرہی تھی۔۔

اور شرٹ کی آستینیں بہت فولڈ کرنے کے باوجود بھی اسکی کلائیوں تک آرہی تھیں۔۔

اور ٹراؤزر تو غرارے کا نقشہ پیش کررہا تھا۔۔پھر بھی وہ مطمئن تھی۔۔

ماہین اس سب سے فارغ ہوکر باہر آئی تو بوا کچن صاف کرکے کھانا تیار کر چکی تھیں۔۔

کیا بنایا ہے بوا آپ نے؟؟ماہین نے ٹیبل پر رکھا ڈش کا ڈھکن اٹھاتے ہوئے پوچھا۔۔

بیٹا چکن کڑاہی۔۔۔برتن دھوتیں بوا اسکے سوال پر جواب دیتیں پلٹیں تھیں۔۔

اور ماہین کا حلیہ دیکھ کر ان کی آنکھیں اور منہ پوری کی پوری کھل گئیں تھیں۔۔اور پھر بمشکل ہنسی دباتیں واپس برتن دھونے میں مصروف ہوگئیں۔۔

ماہین کھانا کھانے میں مصروف بوا کی حیرانگی اور ہنسی دبانا نہیں دیکھ پائی تھی۔۔

ماہین۔۔۔۔ماہین۔۔۔۔

ماہین ابھی کھانے سے فارغ ہو کر پانی ہی پی رہی تھی کہ سالار چلاتا ہوا کچن میں داخل ہوا۔۔

ماہین مسکراہٹ دبائے یوں پانی پینے میں مگن رہی جیسے سنا ہی نہ ہو۔۔

اسکو مگن دیکھ کر اسکا پارہ ہائی ہو گیا۔۔

تمہیں آواز نہیں آرہی۔۔میں تمھیں بلا رہا ہوں؟فوراً روم میں آؤ۔۔۔

بوا کی موجودگی کا دھیان کرتے ہوئے دھیمے مگر سخت لہجے میں کہ کر وہ چلا گیا۔۔

آیا بڑا ہیرو۔۔۔۔میں ویں نہیں جارہی۔

ابھی تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ سالار آیا اور اسکا ہاتھ پکڑا اور اسے گھسیٹتا ہوا کمرے میں لے گیا۔۔

اور کمرے میں لے جا کر بیڈ پر پٹخا۔۔

تم سمجھتی کیا ہو خود کو۔۔۔تم ہو کیا آخر۔۔۔تمہاری ہمت کیسے ہوئی میری الماری کو ہاتھ لگانے کی۔۔۔اور یہ۔۔۔یہ کیا کیا ہے تم نے۔۔۔میری ٹی شرٹش اور جینس کا۔۔۔

سالار غصے سے دھاڑتے ہوئے۔۔۔اپنے سارے کٹے پھٹے کپڑے ماہین کے منہ پر مارے۔۔

اتنی ذلت کا تو ماہین نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا۔۔

پر اس نے سوچ لیا تھا کہ اسنے چپ رہی تو وہ اور دبائے گا۔۔۔بہت ہمت کرکے وہ کھڑی ہوئی۔۔

میرے پاس پہننے کو کپڑے نہیں تھے تو مجھے تمہاری الماری کو ہاتھ لگانا پڑا۔۔اور الماری کھولی تو تمہارے کپڑوں کو دیکھ کر جو خیال میں آیا۔۔وہ کر ڈالا۔۔۔اور اب بھی میں یہی کروں گی۔۔۔اور تم مجھے نہیں روک سکتے۔۔

بہتی آنکھوں کے ساتھ چبا چبا کر کہہ کر وہ وہاں سے بھاگ گئی تھی۔۔

اور یہی وہ پل تھا جب پہلی بار پل بھر کو ماہین کے بہتے آنسوؤں میں اسکا دل ڈوب کر ابھرا تھا۔۔۔وہ اپنے دل کو ڈپٹا گھر سے باہر چلا گیا۔۔

ماہین نے دوسرے کمرے میں پہنچ کر دروازہ بند کرلیا۔۔۔۔اور خوب روئی۔۔

سالار کو گئے ہوئے ہفتہ ہوگیا تھا۔۔وہ دوبارہ گھر صرف ایک بار آیا تھا اور وہ بھی بوا کو شاپر دے کر کھڑے کھڑے چلا گیا تھا۔۔

اور مین گیٹ باہر سے لاک کرکے گیا تھا۔۔بوا اس کے ساتھ ہی رہ رہیں تھیں۔۔

آج وہ لان میں بیٹھی بہت اداس تھی اسے ماما، بابا اور جمی بہت یاد آرہے تھے۔

ماہین کو اب بھی یقین تھا کہ سالار نے جمی کے بارے میں سب غلط سلط بولا تھا۔۔صرف اور صرف اسے بدگمان کرنے کے لیے۔۔

ماہین بیٹا کیا کررہی ہو؟دیکھو بارش کا موسم ہورہا ہے۔۔اور میں تمہارے لیے پکوڑے اور چائے بنا کر لائی ہوں۔۔

بوا اسے لان میں بیٹھے دیکھ کر ادھر ہی چلی آئی تھیں۔۔

ان دنوں میں بوا سے اسکی اچھی خاصی دوستی ہوگئی تھی۔۔

بیٹا کیا ہوا تم اتنی اداس کیوں ہو؟بوا نے اسے گم صم دیکھ کر بولا تھا۔۔

بوا مجھے اپنے بابا بہت یاد آرہے ہیں۔۔اپنی ماما یاد آرہی ہیں۔۔جمی یاد آرہا ہے۔۔۔آپ کو پتا ہے اللہ میاں مجھ سے پیار نہیں کرتے۔۔انہوں نے میرے بابا کو مجھ سے لے لیا تھا۔۔پھر ماما کو بھی بلا لیا اور جمی سے سالار نے مجھے دور کردیا۔۔۔

ماہین بہتے آنسوؤں کے ساتھ بولتے ہوئے وہ بالکل بچی لگ رہی تھی۔۔

ششش پگلی چپ کرو۔۔۔ایسے نہیں بولتے اللہ کو بری لگ جاتی ہے۔۔۔اللہ تعالی نے تمھیں اتنا پیارا بنایا ہے اور تم کہتی ہو کہ وہ تم سے پیار نہیں

کرتا۔۔تم میرے سامنے ماشاللہ سے صحت مند بیٹھی ہو اور تم کہتی ہو کہ اللہ تم سے پیار نہیں کرتا۔۔۔یہ ناشکری ہے بیٹا۔۔۔اور نا شکری اللہ کو بالکل پسند نہیں۔۔۔

وہ بڑے پیار سے ماہین کو سمجھا رہی تھیں۔۔۔

مجھے دیکھو میرے شوہر اور دو بیٹوں کو دن دہاڑے میرے گھر میں گھس کر میری نظروں کے سامنے بے دردی سے سینے میں میں خنجر گھونپ کر مار دیا گیا۔۔میں تنہا رہ گئی دنیا میں۔۔۔لیکن میں نے تو کبھی یہ نہیں سوچا کہ اللہ مجھ سے پیار نہیں کرتا۔۔کیونکہ میں جانتی ہوں کہ اگر وہ چاہتا تو میرے ہاتھ پیر کاٹ کر مجھے معذور بنا دیتا تو!! تو میں کیا کرتی ہوں۔۔آج جو میں عزت کی زندگی گزار رہی ہوں ناں وہ اس لیے کہ وہ مجھ سے پیار کرتا ہے۔۔ستر ماؤں سے زیادہ پیار کرتا ہے۔۔۔بوا کہہ رہی تھیں اور ان کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے لیکن ان کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔۔

ماہین کے دل کو کچھ ہوا تھا۔۔

وہ اٹھی اور بوا کے قریب ہو کر بیٹھی۔اور تسلی دینے کے انداز میں اپنے ہاتھ کی پشت سے ان کا گھٹنا تھپتھپایا۔۔۔

بوا نے آنسوؤں پوچھتے ہوئے ماہین کی طرف دیکھا اور اسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر مسکرادیں۔۔

ماہین نے کبھی خواب میں بھی نہیں سوچا ہوگا کہ وہ کسی ملازمہ کے قریب بیٹھ کر باتیں کرے گی۔۔۔

پر پتا نہیں کیوں اسکا دل انہیں ملازمہ نہیں مانتا تھا۔۔

وہ بہت ہی تھوڑے وقت میں ان سے بہت مانوس ہوگئ تھی۔

اور انکی باتیں سن کر اسکے دل نے انکے لیے بہت درد محسوس کیا تھا۔۔

تم اتنی اداس نہ ہو بیٹا۔۔تم اکیلی نہیں ہو۔۔۔تم مجھے اپنی ماما کی طرح ہی سمجھ سکتی ہو۔۔۔اور تم فکر نا کرو میرا اللہ بہت رحم و کرم کرنے والا ہے۔۔۔تم دیکھنا وہ سالار بیٹا کے دل میں تمہاری محبت ڈالے گا۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بوا بہت پیار اور دل سے بولی تھیں۔۔۔

پر بوا۔۔۔میرے دل میں اسکے لیے رتی برابر بھی کوئی جذبہ نہیں ہے۔۔۔وہ قاتل ہے میری ماما کا۔۔۔۔وہ قاتل ہے میری خوشیوں کا۔۔۔۔میں اس سے محبت تو دور کی بات میں اسکے بارے میں کچھ اچھا سوچنا بھی نہیں چاہتی۔۔۔نفرت ہے

مجھے اس سے۔۔۔کیوں آیا وہ میری زندگی میں۔۔کاش نا ملتا وہ مجھے کبھی۔۔۔کاشششش۔۔۔میں کتنی خوش تھی اپنی زندگی میں۔۔۔

وہ بول رہی تھی اور اسکے آنسوؤں بہہ رہے تھے اس کے گالوں پر۔۔۔

کیا۔۔سالار بیٹے نے۔۔۔نہیں بچے۔۔تم کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہوگی۔۔۔وہ ایسا بچہ

نہیں لگتا مجھے۔۔۔

بوا حیرانگی و بے یقینی کے ملے جلے تاثرات کے ساتھ بولیں تھیں۔

نہیں بوا۔۔آپ نہیں جانتی اسکو۔۔۔اس نے مجھے اغواء کیا تھا اور اسی وجہ سے ماما کو ہارٹ اٹیک ہوا تھا اور پھر انکا انتقال ہوگیا تھا۔۔

نہیں بیٹا۔۔۔یہ غلط بات ہے۔۔۔سالار نے انکا قتل نہیں کیا۔۔۔انکی موت کا وقت مقرر تھا۔۔۔بس تمہاری گمشدگی بہانہ بن گئی۔۔۔اللہ تعالی انکی مغفرت فرمائے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کہہ کر انہوں نے ٹھنڈی سانس بھری تھی پھر دوبارہ بولیں۔۔

اور جہاں تک بات نفرت کی ہے نا۔۔۔تو بیٹا یہ جو نکاح ہوتا نہ نا وہ صرف کاغذات پر دستخط کردینے یا پھر تین مرتبہ قبول ہے قبول ہے بول دینے تک محدود نہیں ہوتا۔۔۔اس رشتے میں بڑی طاقت ہوتی ہے۔۔۔کیونکہ اللہ کے نزدیک بہت ہی قابل احترام اور قابل محبت رشتہ ہے۔۔اللہ اس رشتے میں محبت و احترام خود ہی ڈال دیتا ہے۔۔۔تم بھی صبر کرو۔۔اللہ تمہارے دل میں بھی اسکی محبت ڈال دے گا۔۔

ماہین ہنوز سر جھکائے بیٹھی تھی۔۔آنسو اب بھی اسکے گالوں پر بہہ رہے تھے۔۔۔بوا نے اس کی طرف دیکھا۔۔

ماہی بچے۔۔۔۔ادھر آؤ میرے پاس۔۔۔

انہوں نے اپنی بانہیں پھیلائے اسے اپنے پاس بلایا۔۔

ماہین فوراً آگے بڑھ کر انکے گلے لگ گِئ اور ہچکیوں سے رونے لگی۔۔

کبھی کبھار نا زندگی میں ہمیں ایسے لوگوں کی بہت ضرورت پڑتی ہے۔۔جن کے باتیں بہت پراثر ہوتی ہیں۔۔۔جنکے لفظ ہمیں اندھیرے میں روشنی کی کرن دکھا دیتے ہیں۔۔۔جو ہمیں یہ احساس دلاتے ہیں کہ ہماری زندگی میں سب برا ہی برا نہیں۔۔۔کچھ اچھا بھی ہے جس سے ہم منہ پھیر رہے ہیں۔۔اور ایسے لوگ نا قسمت سے ملتے ہیں۔۔۔اور یہ وہ لوگ نہیں ہوتے جنہیں ہم بوائے فرینڈ کہتے ہیں۔۔۔نہیں!ہرگز نہیں!وہ تو صرف دھوکا ہوتا ہے۔۔۔فریب ہوتا ہے۔۔۔جو ہم خود کو دے رہے ہوتے ہیں۔۔۔اپنے سے جڑے رشتوں کو دے رہے ہوتے ہیں۔۔۔

بیٹا میری ایک بات مانو گی؟؟بوا اسے گلے لگائے آس سے بولیں تھیں۔

جی۔۔کہیں۔۔۔۔

اپنا دل صاف کرلو سالار کی طرف سے۔۔۔زندگی بہت تھوڑی ہے اسے یوں

نفرتوں میں ضائع مت کرو ماہی۔۔۔ماہین نے سرد آہ بھری۔۔

بوا اگر میں اسے معاف بھی کردوں۔۔اپنا دل بھی اس کی طرف سے صاف کر لوں۔۔۔تو بھی کچھ نہیں ہوگا۔۔وہ مجھے انتقاماً لایا ہے۔۔۔اسکو مجھ میں ذرہ برابر بھی دلچسپی نہیں۔۔

ماہین آنسو صاف کرتی دھیمے سے بولی۔۔

پھر وہی بات دلوں میں محبت ڈالنے والی ذات اللہ کی ہے۔۔۔تم بس اپنی سی کوشش کرو۔۔۔تمہاری توجہ،محبت و خلوص اسکا دل تمہاری طرف موڑ دے گی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

انشاءاللہ۔۔۔

انکے پُریقین لہجہ اسے بہت کچھ سوچنے پر مجبور کر گیا۔۔

وقت کا کام ہے گزرنا۔۔۔

اچھا یا برا گزر ہی جاتا ہے۔۔۔

سالار کو گئے ہوئے تین ہفتے اور گزر چکے تھے۔۔

اور ان گزرے دنوں میں ماہین نے زندگی کے بہت سے ڈھنگ سیکھے تھے۔۔۔

اور اس سب میں بوا کا بہت بڑا ہاتھ تھا۔۔۔

وہ اب نمازیں پڑھنا بھی شروع کر چکی تھی۔۔۔

ماہین کے لیے یہ سب بہت مشکل تھا کیونکہ اس نے قرآن پاک بھی ادھا پڑھا ہوا تھا وہ بھی بچپن میں جو کہ اب وہ بھول چکی تھی۔۔

ان گزرے دنوں میں اس نے اپنے دل کو بھی سالار کے لیے بدل لیا تھا۔۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

ماہین نماز پڑھ کر کچن میں آئی تو بوا رات کے کھانے کی تیاری کر رہی تھیں۔۔

بوا کیا بنا رہی ہیں آپ؟

بیٹے ابھی تو کچھ بنانا شروع نہیں کیا۔۔تم بتاؤ کیا بناؤں؟؟

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اممم۔۔۔۔بوا ایک کام کریں پاستا بنا لیں۔۔

چلو ٹھیک ہے۔۔۔تم بیٹھو میں بنا دیتی ہوں۔۔

بوا ماہین کو بیٹھنے کا کہہ کر کیبنٹ سے پاستا نکالنے لگیں۔۔پھر فریج سے سبزی نکال کر کاٹنے لگیں۔۔۔

لائیں بوا میں سبزی کاٹ دوں۔۔

ارے نہیں! بیٹھو آرام سے۔۔۔میں کرلونگی۔۔

کہہ کر وہ دوبارہ اپنے کام میں مصروف ہوگئ تھیں۔۔

وہ بھی چپ ہوگئی۔۔

تھوڑی ہی دیر میں وہ کھانے سے فارغ ہوکر عشاء کی نماز پڑھنے کمرے میں جاچکی تھی۔

ایک مہینے بعد وہ گھر آیا تھا۔۔چپ چاپ دروازہ کھول کر اپنے روم میں داخل ہوا۔۔۔اندر داخل ہوتے ہی اسے جھٹکا لگا۔۔

کوئی لڑکی تھی۔۔نماز پڑھ رہی تھی۔۔۔

منٹ کے ہزارہویں سیکنڈ میں اسے وہ یاد آئی تھی۔۔

ماہین جسے وہ ایک مہینے پہلے یہاں بند کر گیا تھا۔۔

لیکن وہ نماز؟؟؟

پر وہ اس کمرے میں کیوں تھی؟؟؟

بہت سے خیالات اس کے دماغ میں آئے تھے۔۔

ماہین نے سلام پھیر کر دعا کے لیے ہاتھ اٹھایا کہ اسے اپنے پیچھے کسی کی موجودگی کا احساس ہوا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

منہ پھیرا اور اس شخص پر نظر پڑی جس کے لیے اسکا دل دھڑکنے لگا تھا۔۔لمحے بھر کو وہ ساکت ہوئی تھی۔۔

وہ سالار مصطفی تھا جس کی محبت اللہ نے ماہین ذوالفقار کے دل میں ڈالنا شروع کردی تھی۔۔۔

اووووو۔۔۔کیا بات مس ماہین ذوالفقار نماز پڑھ رہی ہیں۔۔اممم۔۔انٹرسٹنگ۔۔۔لیکن پتا ہے کیا؟

وہ چند قدم چلتا اسکے پاس آیا تھا۔

تمہارے یہ ڈرامے مجھ پر نہیں چلنے والے۔۔۔میں تمہاری اصلیت سے اچھی طرح واقف ہوں۔۔۔سالار مصطفی تم جیسوں کو اچھی طرح جانتا ہے۔۔۔تو برائے مہربانی اس طرح کے ڈراموں پر اپنا وقت اور انرجی ضائع مت کرو۔۔دھیمی آواز اور سخت تاثرات سے کہا اور واپس جانے لگا۔۔پھر کچھ خیال آنے پر مڑا۔۔

اور یہ تم اس کمرے میں کیا کررہی ہو۔۔دوسرے کمرے میں جاؤ مجھے آرام کرنا ہے۔۔یہ کہہ کر وہ بیڈ پر جا کر لیٹ گیا۔

ماہین اٹھی جائے نماز تہہ کرکے شیلف میں رکھتی بیڈ کے پاس کھڑی ہوکر سالار سے مخاطب ہوئی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پہلی بات یہ کہ مس ماہین ذوالفقار نہیں۔۔۔ماہین سالار۔۔۔تم میری کتنی اصلیت سے واقف ہو کتنی سے نہیں۔۔۔آئی ڈونٹ کیئر۔۔۔اور رہی بات نماز کی تو یہ میرے اور میرے اللہ کا معاملہ ہے۔۔۔سو تم اس بارے میں کچھ نہ ہی بولو تو بہتر ہے۔۔۔اسکا لہجہ دھیما مگر سخت تھا۔۔۔

آنکھوں کے رستے آنسو باہر نکلنے کو بےتاب تھے۔۔

جن پر اس نے بندھ باندھ رکھے تھے۔

اور ہاں اس کمرے میں۔۔میں اپنے شوق سے موجود نہیں ہوں۔۔۔دوسرے کمرے میں بوا سوتی ہیں تو یہاں رہنا میری مجبوری ہے۔۔۔کہہ کر وہ چلی گئی

اور وہ اسے سوچنے لگا۔۔۔

کیا واقعی وہ۔۔۔وہ بدل گئی۔۔؟؟؟؟

کچن میں جا کر وہ پھوٹ پھوٹ کر روئی تھی۔۔

یہ شخص مجھ سے کبھی محبت نہیں کرسکتا۔۔۔کبھی بھی نہیں۔۔

سلیب پر مکا بنا کر مارتی وہ دبا دبا چلائی تھی۔۔

پھر فرش پر بیٹھتی چلی گئی۔۔

اس نے اس لمحے اللہ سے بہت سے شکوے کیے تھے۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ماہین کو یوں گٹھنوں میں سر دیے روتے ہوئے کافی وقت بیت چکا تھا کہ اسے کھٹکے کی آواز آئی۔۔۔

ماہین نے سر اوپر اٹھایا تو سامنے وہ تھا۔۔۔

سالار مصطفیٰ۔۔۔۔۔۔۔

فریج سے پانی کی بوتل نکال رہا تھا۔۔

وہ اٹھی اور اندر جانے لگی کہ اسکو رک جانا پڑا۔۔

چچچچچ۔۔۔۔رو رہی ہو۔۔۔ویسے یہ آنسوؤں نا سنبھال کر رکھو۔۔آگے بہت رونا ہے۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ اسے اور اسکی باتوں کو اگنور کرتی جانے لگی کہ وہ پھر بولا۔۔

رکو۔۔۔

وہ رک گئی پر مڑی نہیں۔۔۔وہ چلتا ہوا اسکے قریب آیا۔

کل تیار رہنا اور اپنا سامان پیک کرلینا۔۔۔ہم اور یہاں نہیں رہیں گے اب۔۔۔وہ چونکی۔

پھر کہاں جائیں گے ہم۔۔۔

اسکے پوچھنے پر وہ چند قدم چلتا اسکے اور قریب ہوا۔

نہ ہی میں نے تمھیں حق دیا ہے کہ تم کوئی سوال پوچھو۔۔اور نہ ہی میں تمہارا جوابدہ ہوں۔۔۔

وہ بولا تو اسکا لہجہ سرد تھا۔

کہہ کر وہ جاچکا تھا اور وہ سن کھڑی رہ گئی تھی۔۔

اسکے جانے کے بعد وہ وہیں رکھی چیئر پر سر پکڑ کر بیٹھ گئی۔۔

یا اللہ ابھی اور کتنے امتحان باقی ہیں۔۔؟لفظوں میں بے بسی نمایا تھی۔

مت پوچھ یار!پتا نہیں کس کتے نے بابا کو بتایا اسکے بارے میں۔۔اب انکو اپنی ریپوٹیشن کی فکر لگ گئی ہے۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اگلی صبح جب وہ نہا کر نکلی تو سالار بیڈ پر آڑھا ترچھا لیٹا،لیپ ٹاپ کھولے کانوں میں ہینڈز فری لگائے کسی سے بات کرنے میں مگن تھا۔۔

اسکے دل نے ایک بیٹ مس کی۔۔۔دل پل بھر کو رکا تھا۔۔۔

آج وہ اسے بہت الگ لگا تھا۔۔یا شاید اسکی نظر بدل گئی تھی۔۔اسکی نظروں میں استحاق آگیا تھا۔۔

اسکے دل نے بےاختیار ہی اللہ سے اسکی محبت مانگی تھی،چاہت مانگی تھی،اسکا

دل مانگا تھا۔۔۔

اسکے دل کو چرا لینے کی چاہ کی تھی۔۔۔

وہ بات کرنے میں مگن تھا وہ چپ چاپ ڈوپٹہ اٹھاتی باہر آگئی۔۔۔

اب نکاح کر ہی لیا ہے تو گھر بھی لاؤ۔۔۔دماغ خراب کردیا ہے۔۔۔اب میں نے اس سے ان کی بہو بنانے کے لیے تھوڑی نکاح کیا تھا۔۔وہ نکاح صرف بدلہ تھا اور کچھ نہیں۔۔کچھ بھی نہیں۔۔۔

باہر صوفے پر بیٹھی وہ سب سن رہی تھی۔۔

اتنی ہتک اتنی بے عزتی۔۔۔۔

یہ شخص یہ سوچتا ہے میرے بارے میں اور میں کیا سوچنے لگی ہوں اسکے بارے میں۔۔۔۔

آنسو بےاختیار ہی بہنے لگے تھے گالوں پر۔۔۔۔

اندر سے آواز اب بھی آرہی تھی۔۔۔۔

نہیں یار بابا کا پریشر بڑھ رہا ہے۔۔۔کل لے کر جارہا ہوں اسے۔۔۔ماں تو بہت زیادہ ناراض ہیں۔۔۔لیکن خیر انکا اتنا مسئلہ نہیں۔۔۔وہ تو مان جائیں گی۔۔۔لیکن ڈیڈ کا کیا کروں۔۔۔خیر دیکھو اب کیا ہوتا۔۔۔

آنسو تھے کہ رکنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے۔۔

دوسری طرف سے کچھ کہا گیا تھا کہ وہ دوبارہ بولا۔۔

نہیں یار پہلے میں نے بھی یہی سوچا تھا۔۔کہ جان چھڑاؤں اس مصیبت سے پر۔۔۔۔۔

اسکا جملہ ادھورا رہ گیا کیونکہ ماہین اسکا موبائل اس سے چھین کر دور پھینک چکی تھی۔۔

سالار نے ایک نظر اپنے موبائل کو دیکھا جو دیوار سے ٹکرا کر گرنے سے اللہ کو پیارا ہوچکا تھا۔۔

اور دوسری نظر اس کو جو سامنے خونخوار تیور لیے کھڑی تھی۔۔

مصیبت کسے کہا تم نے۔۔۔اور۔۔اور تم خود کو کیا سمجھتے ہو۔۔۔میں مری نہیں جارہی تمہارے ساتھ رہنے کو۔۔۔اور نن۔۔نا ہی میں تم سے مم۔۔محبت کرتی ہوں کہ تم جانے دو تو۔۔۔بھی نا جانے پاؤں۔۔۔

آخری جملہ کہتے ہوئے وہ زبان لڑکھرائی تھی۔۔

دل کا چور زبان پر آیا تھا۔۔۔آنسو مسلسل بہہ رہے تھے۔۔۔

پر سامنے بیٹھے دشمنِ جاں پر کوئی اثر ہی نہیں تھا۔۔

دیکھو میں ابھی کسی بحث میں نہیں پڑنا چاہتا۔۔۔بہت تھکا ہوا ہوں سونے

دو۔۔۔تیار ہو جانا۔۔شام تک نکلیں گے۔۔۔

بنا اس کی طرف دیکھے کہتا سونے کے لیے لیٹنے لگا۔۔

انتہا تھی بے نیازی کی۔۔

سنو۔۔۔۔

وہ پلٹ کر جانے لگی تھی کہ اس نے آواز دی۔۔۔وہ پلٹی اور دونوں کی نظریں ملیں۔۔۔

پل بھر کو کچھ تھما تھا۔۔۔

ہاں وہ سالار کا دل تھا جو تھما تھا۔۔۔

ان بھیگی بھیگی آنکھوں میں وہ ڈوبا تھا۔۔۔

ان شکوہ کرتی نگاہوں میں کچھ تو ایسا تھا جو اس کو اسیر کر گیا تھا۔۔۔

لمحے بھر کا حادثہ تھا۔۔۔

ٹرانس ٹوٹا اور اسکو ہوش آیا تھا۔۔

اگلے ہی پل اس نے نظریں پھیر لیں۔

ماہین کو بھی ہوش آیا۔۔۔وہ گڑبڑائی تھی۔۔

جاتے ہوئے دروازہ بند کرتی جانا۔۔۔

بولنا کچھ تھا بول کچھ گیا۔۔۔

وہ چپ چاپ دروازہ بند کر کے باہر نکل گئی۔۔

اور پیچھے وہ اس دروازے کو دیکھتا رہ گیا۔۔

اسلام و علیکم۔۔۔

ماہین نے سلام کیا۔۔اور ڈائننگ ٹیبل پر چیئر پکڑ کر بیٹھ گئی۔۔

وعلیکم اسلام۔۔۔۔تمہارے لیے ناشتہ بنا رہی ہوں۔۔۔۔بیٹھو شاباش۔۔۔

بوا نے فرائڈ انڈہ نکالتے ہوئے کہا۔

اس نے کچھ جواب نہیں دیا۔۔

بوا نے ٹیبل پر ناشتہ لگایا اور چیئر نکال کر بیٹھ گئی۔۔۔

کیا ہوا ہے اتنی اداس کیوں ہو؟

بوا نے اس کی طرف دیکھ کر بولا۔۔

سالار آیا ہوا ہے۔۔

ماہین نے نیچے دیکھے دیکھے بتایا۔۔

بوا نے سرد آہ بھری۔۔

پتا ہے۔۔۔اسکی آواز آئی تھی مجھے۔۔۔

ماہین نے جھٹکے سے سر اٹھایا۔۔۔یعنی وہ سب کچھ سن چکی تھیں۔۔۔آنسو ایک بار پھر آنکھوں کے رستے باہر آئے تھے۔۔

بیٹا۔۔۔پریشان نا ہو۔۔۔۔۔اللہ ہے نا۔۔۔

نہیں بوا میں صبر کرچکی ہوں۔۔۔۔محبت تو وہ مجھ سے کر نہیں سکتا۔۔۔تنگ آکرکسی نا کسی دن مجھے چھوڑ دے گا۔۔۔۔اور پھر میں آزاد ہوجاؤں گی۔۔بسس میں اسی میں خوش ہوں۔۔۔۔مجھے اور کچھ بھی نہیں چاہیے۔۔۔۔کچھ بھی نہیں۔۔۔

وہ کہہ کر آنسو پونچھنے لگی۔

بوا نے تاسف سے اسے دیکھا۔۔

یہ تم جسے صبر کہہ رہی ہو نا۔۔۔یہ صبر نہیں ہوتا۔۔۔۔۔آنسو بہانا۔۔۔ماتم کرنا۔۔۔شکوے کرنا۔۔۔۔۔ہار مان جانا۔۔۔یہ صبر نہیں ہوتا۔۔۔یہ مایوسی ہوتی ہے۔۔۔اور مایوسی کفر ہے۔۔۔صبر اللہ کے دیے گئے پر راضی ہوجانا۔۔۔۔اور اس پر دل سے مطمئن ہوجانا ہوتا ہے۔۔

بوا اسے دیکھتے ہوئے کہہ رہیں تھیں۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بوا نےاس کے سر پر ہاتھ پھیرا۔۔

بیٹا صبر کرنا آسان نہیں ہوتا۔۔۔بلکل بھی نہیں۔۔۔لیکن صبر کرنے والوں کے ساتھ اللہ ہوتا ہے۔۔۔وہ کہہ رہیں تھیں اور وہ سن رہی تھی۔۔

شام کے پانچ بج رہے تھے۔۔۔

وہ جانے کے لیے تیار کھڑی تھی۔۔۔۔

بوا بھی اپنے بیگ کے ساتھ آئیں۔۔۔۔

چلو بیٹا اللہ حافظ۔۔۔۔اللہ تم دونوں کو شاد و باد رکھے۔۔۔تم دونوں کے دلوں میں ایک دوسرے کی محبت ڈال دے۔۔۔آمین۔۔

بوا ماہین کو گلے لگائے دھیمی آواز میں دعائیں دے رہیں تھیں۔۔

وہ چونکی۔۔پیچھے ہوئی۔۔۔

ایک سیکنڈ!آپ بھی تو ہمارے ساتھ جارہی ہیں نا تو پھر۔۔۔۔

ماہین نے ایک نظر بوا کو دیکھا اور پھر پیچھے مڑ کر سالار کو دیکھا جو صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے بیٹھا تھا۔۔

بوا جارہی ہیں نا ہمارے ساتھ؟

اس نے سالار کو دیکھتے ہوئے ایک بار پھر پوچھا تھا۔۔

نہیں! بوا حماد کے ہاں جائیں گی۔۔۔

موبائل میں مصروف وہ کہتا اٹھ کھڑا ہوا اور باہر نکلنے لگا۔۔۔

لیکن کیوں؟ بوا ہمارے ساتھ بھی تو جاسکتی ہیں نا۔۔۔

نہیں نہیں جاسکتیں۔۔۔وہاں انکی ضرورت نہیں ہے۔۔۔وہ بنا اس کی طرف دیکھے کہہ کر چلا گیا۔۔۔

بیٹا کوئی بات نہیں۔۔۔تم ملنے آجایا کرنا نا اور ویسے بھی حماد صاحب سالار صاحب کے دوستب ہیں۔۔

سالار کے جانے کے بعد بوا ماہین کو دلاسہ دیتے ہوئے بولی تھیں۔۔۔

بوا دیکھا آپ نے کیسے منہ موڑ کر چلا گیا۔۔۔کبھی کبھار تو میرا دل کرتا ہے کہ اسے اٹھا کر الٹا پٹخ دوں۔۔۔

ماہین دانت پیستے ہوئے بولی۔۔

بری بات ہے ایسے نہیں کہتے۔۔۔اب چلو جلدی صاحب انتظار کررہے ہونگے۔۔

کہہ کر وہ اسے لیے باہر کی طرف چل دیں۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بوا کو حماد کی طرف چھوڑ کر اب وہ لوگ مصطفی مینشن جارہے تھے۔۔

اب کیا ہوگا۔۔۔کیا اب اسے سالار کے گھر والوں کی نفرت بھی سہنی پڑے گی۔۔

ماہین انہی سوچوں میں تھی کہ گاڑی مصطفی مینشن کے آگے رکی۔

چلو۔۔۔

یہ کہہ کر سالار اترا اور گاڑی کی چابی گارڈ کو دے کر اندر کی طرف بڑھ گیا۔۔

ماہین بھی اتر کر اندر کی طرف بڑھ گئی۔۔۔

مصطفی مینشن بنگلہ نہیں محل تھا۔۔۔۔

مطلب کہ وہ ابھی لان میں کھڑی تھی لیکن وہ لان نہیں۔۔۔

کسی بادشاہ کے محل کا باغیچہ لگ رہا تھا۔۔۔۔

شام کا منظر اسے اور حسین بنارہا تھا۔۔۔

اتنا حسین کہ بیان سے ناہر۔۔۔وہ ہمت کرتی اندر کی طرف بڑھی تو دروازہ بند تھا۔۔

کافی دفعہ ناک کرنے کے بعد اس نے ہمت کرکے دروازے پر زور ڈالا تو

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دروازہ کھلتا چلا گیا۔۔

وہ اندر چلتی چلی گئی۔۔

ابھی وہ آگے بڑھ ہی رہی تھی کہ کوئی خاتون اسکی طرف چلتی ہوئی آئیں۔۔

آؤ۔۔آؤ بیٹا۔۔میں تمھیں ہی لینے آ رہی تھی۔۔

پاس آتے ہی اسے گلے لگایا اور اسے لیے اندر کی طرف بڑھ گئیں۔۔

مصطفیمینشن باہر سے جتنا شاندار تھا اندر سے اس سے بھی دوگنا تھا۔۔۔

وہ اسے لیے لاؤنج میں آگئیں تھیں۔۔۔

وہاں بہت سے لوگ جمع تھے۔۔

ماہین کے ہم عمر لڑکے لڑکیاں۔۔۔اور چند خواتین و حضرات تھے۔۔۔۔

انہوں نے اسے صوفے پر بٹھایا۔۔۔اوراسکے برابر بیٹھ گئیں۔۔۔

کیسی ہو؟مجھے تو پتا ہی نہیں تھا تمھارے بارے میں کچھ۔۔۔لیکن جیسے ہی پتا چلا۔۔۔میں سالار کے پیچھے پڑ گئی کہ تمہیں فوراً لے کر آئے۔۔۔۔

وہ بولتی ہی چلی جا رہی تھیں۔۔۔

وہ دیکھنے میں بہت ہی ڈیسنٹ پرسنیلیٹی کی تھیں۔۔۔اتنے دھیمے اور پیار سے بول رہی تھیں کہ ماہین کو بے اختیار اپنی ماما یاد آئیں۔۔۔۔

کچھ یاد آنے پر وہ دوبارہ بولیں۔۔۔

ارے!میں نے تمھیں سب کا تعارف تو کروایا ہی نہیں۔۔۔میں سالار کی ماما۔۔۔یہ

سالار کے بابا۔۔۔یہ سالار کی پھپھو۔۔۔یہ پھپھا۔۔۔یہ چاچو اور یہ چاچی ہیں۔۔۔

وہ باری باری سب کا تعارف کراتی گئیں اور سب سے سلام اور دعائیں لیتی گئی۔۔۔سب بہت اچھے سے ملے سوائے سالار کی چاچی کے۔۔۔

اب رہی یہ بچہ پارٹی تو یہ تمھیں اپنا تعارف بعد میں خود ہی کرادے گی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بلکل مامی ہم اپنا تعارف خود ہی اچھے سے کرادیں گے۔۔

بچہ پارٹی میں سے ایک لڑکی چہک کر بولی۔۔

ابھی تم تھکی ہوئی ہوگی تو تم جاؤ آرام کرو۔۔۔اوپر اپنے روم میں۔۔۔جاؤ شاباش۔۔۔سالار بھی وہیں ہے۔۔

وہ کھڑی ہوئی پر راستہ تو اسے پتا ہی نہیں تھا۔۔اس سے پہلے وہ کچھ کہتی کہ بچہ پارٹی میں سے وہی پیاری سی لڑکی کھڑی ہوئی۔۔

مامی میں بھابھی کو روم تک چھوڑ کر آتی ہوں۔۔

اس نے کہا اور ماہین کا ہاتھ پکڑا اور اسے لیے اوپر جانے لگی۔۔۔مگر پیچھے دو حاسد نگاہیں مسلسل اس پر لگی ہوئی تھیں۔۔

بھابھی۔۔۔۔۔میں آپ کا نام پوچھ سکتی ہوں۔۔۔

ماہین۔۔۔

ماہین نے ہلکی اسمائل کے ساتھ دھیمے سے کہا۔۔

اممم نائس نیم۔۔۔بائے دا وے میرا نام وجیہہ ہے۔۔لیکن سب کہتے وتیج ہیں۔۔

آخری جملہ منہ بنا کر بولا گیا تھا۔۔

وتیج؟یہ کیا نام ہوا۔۔۔؟

ماہین کو بےاختیار ہنسی آئی تھی۔

رہنے دیں اور زیادہ مت ہنسیں۔۔۔یہاں آپکو سب کے ہی ایسے نک نیم سننے کو ملیں گے۔۔۔اور یہ سب آپکے شوہر نامدار کا کیا دھرا ہے۔۔۔

باتوں ہی باتوں میں وہ لوگ کمرے کے دروازے تک پہنچ گئے تھے۔۔۔

اب آپ جائیں آرام کریں۔۔۔کسی بھی چیز کی ضرورت ہو مجھے بلا جھجھک کہہ سکتی ہیں۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مسکرا کر کہتی وہ چلی گئی تھی۔۔۔

ماہین دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی تو کمرے میں نیم اندھیرا تھا۔۔۔سالار بیڈ کے ایک طرف سورہا تھا۔۔

وہ بھی فریش ہوکر سونے لیٹ گئی۔۔

لیکن نیند تو اسکی آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔۔۔

اسکی سوچ اس گھر اور گھر کے لوگوں میں ہی الجھی ہوئی تھی۔۔۔

کچھ ہی دیر میں وہ نیند کی وادیوں میں جاچکی تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ ایسا کیسے کرسکتا ہے میرے ساتھ؟

مہوش چلائی تھی۔۔

بیٹا صبر کرو۔۔۔۔مجھے خود بھی نہیں پتا تھا کچھ اس بارے میں۔۔۔میں بھابھی سے بات کرتی ہوں۔۔

وہ سالار کی چاچی تھیں۔۔۔

مام مجھے سمجھ نہیں آیا کہ تائی اماں ایسا کرسکتی ہیں۔۔۔اس گھر میں سب جانتے ہیں کہ سالار صرف اور صرف میرا ہے۔۔۔تایا ابو نے خود بات کی تھی نا ڈیڈ

سے۔۔۔تو پھر وہ کیسے ایکسیپٹ کرسکتے ہیں اس لڑکی کو۔۔۔

اس نے واس پر ہاتھ مارا تھا جو نیچے گر کر چکنا چور ہوا تھا۔

اس لڑکی کو سالار کی زندگی سے جانا ہوگا۔۔کیونکہ اس کی سالار کی زندگی میں کوئی جگہ نہیں۔۔۔سالار کی زندگی پر صرف اور صرف مہوش کا حق ہے۔۔

اسکا لہجہ اسکی ماں کو بھی ڈرا گیا تھا۔۔

دستک کی آواز پر ماہین کی آنکھ کھلی۔۔۔

وہ اٹھی اپنے کپڑے صحیح کرتی دروازے تک گئی اور دروازہ کھولا۔۔

بی بی جی۔۔۔بڑی بیگم صاحبہ نے آپکو اور چھوٹے صاحب کو کھانے پر بلایا ہے۔۔

ملازمہ نے اطلاع دی۔۔

اوکے۔۔۔۔ہم آرہے ہیں۔۔

ماہین ملازمہ سے کہہ کر دروازہ بند کر کے مڑی۔۔۔جب وہ اس کمرے میں آئی تھی تو وہ تھکن اور نیند کے باعث کمرے کا جائزہ نہیں لے پائی تھی۔۔

سو وہ اب لے رہی تھی۔۔۔

جتنا عالیشان یہ بنگلہ تھا نا اس سے کہیں زیادہ شاندار یہ کمرہ تھا۔۔اس کمرے کے انچ انچ سے سالار کا شاہانہ پن جھلکتا تھا۔۔

کمرے سے ہوتے ہوئے اسکی نظر سوئے ہوئے سالار پر پڑی۔۔اس کا دل ایک دم مچلا تھا۔۔۔

یہ شخ مجھ سے محبت کیوں نہیں کرلیتا۔۔۔کیوں یہ مجھ سے اپنی نفرت ختم نہیں کرلیتا۔۔۔۔

وہ ماہین ذوالفقار تھی۔۔۔

مغرور سی۔۔۔۔

نخریلی سی۔۔۔۔

انا پسند۔۔۔۔۔

اور آج وہ اس شخص کے لیے مر رہی تھی۔۔۔

جو اسے نظر بھر کر دیکھنا بھی پسند نہیں کرتا۔۔۔

ماہین ذوالفقار کی انا۔۔۔

خود پسندی۔۔۔۔

غرور۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سب ہار رہا تھا۔۔۔

اس کے دل کے آگے۔۔۔۔

وہ کمزور پڑ رہی تھی۔۔

محبت اسے کمزور بنارہی تھی۔۔۔

اتنی حسرت سے مت دیکھو۔۔۔سالار مصطفی کبھی تمہارا ہونے والا نہیں۔۔۔

سالار کی آواز اس واپس حواسوں میں لے آئی تھی۔۔

وہ اپنی سوچوں میں اتنی محو تھی کہ اسکو پتا ہی نا چلا کہ کب کا وہ جاگ چکا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سنو کہیں تمہیں مجھ سے محبت تو نہیں ہوگئی ہے؟؟؟

اسکا جملہ ماہین کو بوکھلا دینے کے لیے کافی تھا۔۔

دماغغغ۔۔۔ٹھیک ہے تتتت۔۔۔تمھارا۔۔۔میں بھلا۔۔۔۔کیوں۔۔۔محبت کر۔۔۔۔نے لگی تم سے۔۔۔۔اور وہ میڈ آئی تھی کھانے پر بلانے۔۔۔۔نیچے جانا ہے۔۔

یہ کہہ کر وہ الماری سے کپڑے نکال کر نہانے چلی گئی۔۔۔

وہ نہا کر نکلی تو وہ کمرے میں نہیں تھا۔۔۔شاید نیچے جا چکا تھا۔۔

وہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے آئی۔۔۔

ماہین نے پیلا ٹخنوں تک آتا فراک پہنا ہوا تھا۔۔

اسی کے نیچے اسی کا ہم رنگ چوڑی دار پاجامہ اور ہم رنگ ڈوپٹہ سینے پر پھیلائے وہ کوئی کھلتا ہوا پھول لگ رہی تھی۔

یہ ڈریس سالار کے لائے ہوئے کپڑوں میں سے ہی تھا۔۔

بال برش کرکے اسنے پیچھے کی طرف کھلے چھوڑ دیے۔۔

ڈریسنگ ٹیبل پر سیٹ ہوئے میک اپ کے سامان میں سے۔۔۔جو اسکے آنے سے پہلے ہی شاید سیٹ کردیا گیا تھا۔

اس میں سے اس نے لال رنگ کے شیڈ کی لپ اسٹیک اٹھا کر ہونٹوں پر لگائی لیکن وہ بہت زیادہ تیز لگ رہی تھی۔۔

سامنے پڑے ٹشو باکس میں سے اس نے ٹشو پیپر اٹھایا اور لپ اسٹیک صاف کی۔۔

تو ہونٹوں پر لپ اسٹیک ہلکے سے مٹے مٹے نشان رہ گئے۔۔۔

ہاں اب ٹھیک ہے۔۔۔

پھر اس نے لائنر اٹھا کر باریک سا لائنر لگایا۔۔

اور خود کو تیار کھڑا شیشے میں دیکھ رہی تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہمممم۔۔۔۔۔۔پرفیکٹ۔۔

خود سے کہتی ڈوپٹہ سہی کرتی نیچے پہنچی تو سب ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھے اسی کے انتظار میں تھے۔۔

سالار بھی وہیں بیٹھا تھا وہ بھی وہیں اسکے برابر کرسی گھسیٹتے بیٹھ گئی۔۔۔

تو سب نے کھانا کھانا اسٹارٹ کردیا۔۔

ماہین کو خود پر مسلسل کسی کی نظریں محسوس ہورہی تھیں۔۔

لیکن جب اس نے سر اٹھا کر دیکھا تو سب ہی کھانا کھانے میں مصروف تھے۔۔وہ الجھ سی گئی۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس کی مسلسل نظریں ماہین پر جمی تھیں۔۔۔۔

ہاں وہ مہوش تھی جس کی نظریں۔۔۔پر تپش نگاہ کب سے اسے الجھا رہی تھی۔۔

سالار کھانا کھا کر جا چکا تھا کمرے میں۔۔

وہ بھی اٹھ کر جانے لگی تھی کہ۔۔۔بھابھی رکیں۔۔۔کی آواز پر اسے رک جانا پڑا۔۔

ماہین واپس بیٹھ گئی۔۔

بھابھی اگر آپ کو کوئی کام ہے تو فوراً کرکے فارغ ہوجائیں۔۔۔اور پھر اوپر چھت پر آجائیں۔۔۔

یہ وجیہہ تھی۔۔۔

بھابھی سارے کام ختم کرکے آیئے گا۔۔۔کیونکہ اس بندریا کی باتیں سننے کے بعد آپ کچھ کرنے کے قابل نہیں رہیں گی۔۔۔

یہ معاذ تھا۔۔۔

جواباً وجیہہ نے ساتھ پڑا کشن اٹھا کر معاذ کو مارا۔۔۔وہ بے اختیار ہنسی تھی۔۔۔وجیہہ اور معاذ دونوں چونک کر اسکی طرف مڑے اور پوری آنکھیں کھولے اسے دیکھنے لگے۔۔

بھابھی آپ تو ہنستے ہوئے اور بھی پیاری لگی ہیں۔۔

وجیہہ نے آنکھوں کو گول گول کر کے کہا۔۔۔

تھینکس۔۔۔ماہین نے مسکرا کر کہا۔۔

ماہین۔۔۔۔

سالار کی ماں نے کچن سے آتے ہوئے اسے آواز دی۔۔

جی آنٹی۔۔۔۔

وہ بھی اٹھ کر انکی طرف بڑھی۔۔

یہ آنٹی کیا ہوتا ہے۔۔۔سالار کی ماما ہوں تو تمہاری بھی ہوئی۔۔۔اب یہ آنٹی وانٹی

نا سنوں۔۔۔ہننن۔۔

ماہین مسکرائی۔۔

جی ماما۔۔۔

شاباش۔۔۔اور چلو اب یہ کافی سالار کو دے آؤ۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ اسکو کافی کا کپ تھماتی چلی گئیں۔۔۔

ماہین پیچھے بیٹھی وجیہہ کو تھوڑی دیر میں چھت پر آنے کا اشارہ کرکے اوپر اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔۔

ماہین اوپر پہنچی تو سالار کمرے میں نہیں تھا۔۔۔۔

لیکن کمرے میں بائیں طرف سلائیڈنگ ڈور کھلا ہوا تھا۔۔۔

وہ کافی کا کپ اٹھائے اسکی طرف بڑھی۔۔۔

وہاں ٹیرس تھا اور سالار ریلنگ سے ٹیک لگائے سگریٹ پینے میں مصروف

تھا۔۔

تمہاری کافی۔۔۔۔

وہ آگے بڑھی اور سالار کی طرف کافی بڑھاتے ہوئے بولی۔۔

سالار نے اسکی طرف رخ کیا تو وہ کانپ کر رہ گئی۔۔

سالار کی آنکھیں لال انگارہ ہو رہی تھیں۔۔۔

ووووہ۔۔۔کک۔۔۔کافی۔۔۔۔۔

آواز میں واضح کپکپاہٹ تھی۔۔

ابھی اسکا جملہ پورا بھی نا ہوپایا تھا۔۔۔۔کہ سالار نے اسکو ایک بازو سے پکڑ کر جھٹکا دیا۔۔

آاااااا۔۔۔۔۔اوچچچ۔۔۔مما۔۔۔۔

جھٹکے کی وجہ سے اسکے ہاتھ سے کافی کا مگ چھوٹا اور اسکے پیروں پر گرا۔۔

جلن و تکلیف کی وجہ سے بے اختیار وہ کراہی۔۔

اسکے بازو ابھی بھی سالار کی گرفت میں تھے۔۔

تم کیا سمجھتی ہو میرے پیرنٹس کو۔۔۔گھر والوں کو اپنے جال میں پھنسا کر مجھ سے بدلہ لے لو گی؟یا پھر شاید یہ سب کرکے تم مجھے حاصل کرنا چاہتی

ہو۔۔وہ سرد لہجے میں اس پر جھکا ہوا کہہ رہا تھا۔۔

اور وہ اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

کھولتی ہوئی کافی سے جلا ہوا پیر اور کپ کے پاؤں پر گر کر ٹوٹنے کی وجہ سے تیز رفتار میں بہتا ہوا خون اتنی تکلیف نہیں دے رہا تھا جتنے اسکے الفاظ دے رہے تھے۔۔اسکی آنکھ سے آنسو مسلسل بہہ رہے تھے۔۔

مگر وہ دشمنِ جاں اس کی تکلیف کی پرواہ کیے بغیر اپنی کہے جارہا تھا۔۔

بلکہ نہیں!اب تم جانا کیوں چاہو گی۔۔۔اتنا عیش اتنا آرام چھوڑ کر کیوں جاؤگی۔۔ہنہہ خوب جانتا ہوں میں تم جیسوں کو۔۔۔زہر لگتی ہو تم مجھے زہر۔۔۔پہلے ضد تھی تم میری اب مجبوری بن گئی ہو۔۔۔میرا بس چلے نا تو کھڑے کھڑے تم کو آگ لگا دوں۔۔۔

وہ کہتا اسے زمین پر دھکا دے کر باہر چلا گیا۔۔

وہ کمرے میں پہنچا تو وہاں مہوش کھڑی تھی۔۔۔وہ اسے دیکھ کر گڑبڑا گئی۔۔۔

وہ مم۔۔میں ماہین کو بلانے آئی تھی۔۔۔

سالار اسے اگنور کرتا گاڑی کی چابی اٹھاتا باہر نکل گیا۔۔۔

اور پیچھے مہوش کے چہرے پر بھرپور مسکراہٹ تھی۔۔۔

تو یہ ہے اصل کہانی۔۔۔ماہین۔۔۔اب سالار کی نفرت کی آگ میں چنگاری میں بھڑکاؤں گی۔۔۔اب سالار کو میرا ہونے سے کوئی نہیں روک پائے گا۔۔۔

مہوش مسکراتی ہوئی آگے بڑھی۔۔

ٹیرس پر گئی تو وہاں ماہین پیر پکڑے آنسو بہانے میں مصروف تھی۔۔

اوہ ماہین یہ کیا ہوا۔۔شٹ یہ تو بہت خون بہہ رہا ہے۔۔۔اٹھو روم میں چلو۔۔میں تائی امی کو بلاتی ہوں۔۔

وہ تیزی سے ماہین کے پاس آتی مصنوعی فکرمندی ظاہر کرتی اسے اٹھانے لگی۔

وہ اسے سہارا دیتی کمرے میں لے آئی اور اسے بیڈ پر بٹھا کر تائی امی کو بلانے چلی گئی۔۔

دیکھتے ہی دیکھتے سب روم میں جمع ہوگئے۔۔

ڈاکٹر دوا دے کر اور پٹی کر کے جاچکا تھا۔۔

بیٹا دھیان رکھنا چاہیے تھا نا۔۔۔اتنی بے احتیاطی۔۔۔

مام نے خفگی سے کہا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس نے سب کو یہی بولا تھا کہ اسکا پیر پھسل گیا تھا۔

اور یہ سالار کہاں ہے؟؟

وہ دوبارہ بولیں تھیں۔

وہ باہر گئے ہیں۔۔۔

اس نے دھیمی آواز میں جواب دیا۔۔۔

اس لڑکے کی بھی سمجھ میں نہیں آتی کچھ۔۔۔

وہ سر پر ہاتھ مار کر بولی تھیں۔۔

بھابھی پہلے تو آپ کو بچہ پارٹی کا تعارف کروا دیتی ہوں۔۔۔

یہ وجیہہ تھی۔۔

اوئے بچی تم خود ہوگی۔۔۔بھابھی آپکو میں بتاتا ہوں سب کے بارے میں۔۔۔یہ

آپکے ہسبینڈ کی پھپھو کی بیٹی وجیہہ عرف وتج موٹی۔۔۔

یہ معاذ تھا جو کھل کر سب کا تعارف کرانے لگا تھا۔۔

وجیہہ نے فوراً سے معاذ پر کشن اٹھا کر پھینکا تھا۔۔۔

اور یہ موٹا معاذ کہلاتا ہے۔۔۔واسطہ تو کچھ ہے نہیں ہمارا اس سے۔۔۔پر پھر

بھی چوبیں گھنٹے ہمارے ہاں پایا جاتا ہے۔۔۔موٹا کہیں کا۔۔

وجیہہ کہاں پیچھے رہنے والی تھی۔۔۔

ہاں تمہارے گھر تھوڑی آتا ہوں۔۔۔عاشر سے ملنے عاشر کے گھر آتا ہوں۔۔۔ہنہہ۔۔آئی بڑی بی مینڈکی۔۔۔

انداز خاصا چڑانے والا تھا۔۔۔

سب ہی ہنسے تھے وجیہہ کی اس عزت افزائی پر۔۔

ہاں تو میرے بھی ماموں کا گھر ہے۔۔۔اور یہ مینڈکی کس کو بولا۔۔۔مینڈک تم خود ہو موٹے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس سے پہلے کہ معاذ جوابی کاروائی کرتا کہ عاشر بولا اٹھا۔

بھابھی میں عاشر۔۔۔سالار بھائی کے چاچو کا بیٹا اور مہوش کا بڑا بھائی۔۔۔

عاشر نے اپنا تعارف خاصے ڈیسنٹ انداز میں کروایا۔۔۔وہ بہت گڈ لکنگ تھا۔۔۔

گڈلکنگ تو خیر معاذ بھی تھا پر اس میں شوخ پن تھا۔

جبکہ عاشر کی شخصیت سالار سے بہت ملتی جلتی تھی۔۔۔وہی رعب۔۔۔۔

وہی شاہانہ پن جو سالار کی شخصیت کا خاصا تھا۔۔

اور مہوش سے تو آپ مل چکی ہیں۔۔۔تو ان سے ملیے میری بہن صاحبہ سے۔۔۔نام ماریہ۔۔۔عمر میں تو مجھ سے ایک سال بڑی ہیں پر انکے کم بولنے والی عادت زہر لگتی ہے مجھے۔۔۔اور۔۔۔۔

وجیہہ کا جملہ پورا ہونے سے پہلے ہی ساتھ بیٹھی ماریہ نے ایک دھپ لگائی تھی اسکی کمر میں۔۔۔

آہ!آپی کیا کرتی ہیں یار۔۔۔

وجیہہ فوراً چلائی۔۔

ماہین خود کو کافی ہلکا محسوس کررہی تھی ان سب کے درمیان وہ سالار اور اسکی باتوں کو مکمل طور پر بھولی ہوئی تھی۔۔۔

اینڈ لاٹس بٹ ناٹ لیکسٹ۔۔۔ہماری چھٹکی اووو میرا مطلب ہے مشال۔۔۔وہ

ابھی ادھر ہے نہیں۔۔۔میری چھوٹی بہن ہے۔۔لیکن۔۔۔۔۔

وجیہہ نے ایک بار پھر اعلانیہ طور پر تعارف کرانا شروع کیا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ماہین تم آرام کرو۔۔۔میں اسے لے کر جاتی ہوں۔۔ماریہ اٹھی اور وجیہہ کو بھی ساتھ لے گئی۔۔۔اسکے پیچھے معاذ بھی اللہ حافظ کہہ کر نکل گیا۔۔۔عاشر اور مہوش تو پہلے ہی جاچکے تھے۔۔۔

ماہین بھی سونے لیٹ گئی۔۔۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

وہ رات دیر سے گھر آیا اور سیدھے کمرے میں چلا گیا۔۔۔

کمرا اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا۔۔۔وہ چپ چاپ جاکر صوفے پر بیٹھ گیا۔۔۔

سامنے بیڈ پر بے خبر سوتی ماہین پر نظر پڑی۔۔۔

سالار نے سگریٹ نکالی۔۔۔سلگائی۔۔۔اورایک کش لے کر ہوا میں دھواں چھوڑا۔۔۔چند لمحے وہ ماہین کو یونہی تکتا رہا پھر سگریٹ سائڈ پر رکھ کر اٹھا اور ماہین کے پاس جاکر کھڑا ہوگیا۔۔

وہ پیاری تو ویسے بھی تھی لیکن سوتے ہوئے اسکے چہرے پر معصومیت کا رقص تھا۔۔۔

سالار نے ہاتھ بڑھایا۔۔اسکی آنکھوں پر آتی لٹ کو کان کے پیچھے کیا۔۔

وہ اپنے چہرے پر کسی کے ہاتھ کی تپش محسوس کرکے کسمسائی تھی۔۔اور کروٹ بدلی۔۔۔۔سالار گھٹنوں کے بل بیٹھا۔۔۔اسکا چہرہ اسی کی طرف تھا۔۔۔کھڑکی

سے آتی چاند کی روشنی اس اندھیرے میں سیدھی اس کے چہرے پر پڑ رہی تھی۔۔۔

جب جب میں تمہیں تکلیف دیتا ہوں تو کیوں مجھے خود کو تکلیف ہوتی ہے۔۔کیوں درد مجھے محسوس ہوتا ہے۔۔۔کیوں میں ہر بار خود کو کوستا ہوں۔۔۔مجھے ڈر ہے۔۔۔مجھے ڈر ہے ماہین کہ میں تمہاری محبت میں مبتلا نا ہوجاؤں۔۔۔کہہ کر ٹھنڈی آہ بھری اس نے۔۔۔

اور میں نہیں چاہتا کہ ایسا ہو۔۔۔مجھے تم سے صرف نفرت ہی کرنی ہے کچھ۔۔۔کچھ بھی نہیں۔۔۔جب جب مجھے وہ تھپڑ یاد آتا ہے نا تو میں خود پر اختیار کھو بیٹھتا ہوں۔۔۔کاش تم مجھے کہیں اور ملتیں کسی اور طرح۔۔۔

وہ اسکے بالوں میں اپنی انگلیاں پھیرتے سرگوشیوں میں بول رہا تھا۔اسے اس طرح بیٹھے کتنا وقت گزر گیا پتا ہی نہیں چلا۔فجر کی اذان سن کر اسے ہوش آیا۔

آئی ایم سوری۔۔۔وہ اسکا ماتھا چوم کر کہتا اپنی جگہ پر جا کر لیٹ گیا۔۔

آج مضطرب ہے میری جان۔۔۔خدا خیر کرے۔۔

دل میں ہے درد کا طوفان۔۔۔خدا خیر کرے۔۔۔

صبح پیر میں درد کی وجہ سے اس کی آنکھ کھلی۔۔۔برابر نظر پڑی تو سالار کو سوتا پایا۔۔

کھڑے ہونے کی اس میں ہمت نہیں تھی۔۔۔

وہ اٹھ کر بیٹھی اور اپنی طرف کے سائڈ ٹیبل پر پین کلرز چیک کرنے لگی پر ادھر نہیں تھیں۔۔۔

اس نے دوسری سائڈ ٹیبل پر نظر دوڑائی تو ادھر ٹیبلیٹس رکھی تھیں۔۔

اب وہ تھوڑا سالار کی سائڈ پر کھسکی۔۔۔اور ہاتھ بڑھا کر ٹیبلیٹس اٹھانے لگی۔۔پر اسکا ہاتھ ہی نہیں جارہا تھا ٹیبلیٹس تک۔۔۔

وہ تھوڑا اور جھکی۔۔۔۔

اب اسکے کھلے بال سالار کے چہرے کو چھونے لگے۔۔۔

اس نے ٹیبلیٹس اٹھائیں۔۔۔

اسی لمحے سالار کے پاس رکھا الارم زور سے بجا تھا۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ پیچھے ہوتی۔۔۔

سالار نے کروٹ بدلی۔۔۔۔

ماہین کا توازن بگڑا اور دوسرے ہی لمحے اسکا سر سالار کے سر سے ٹکرایا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اب سالار کی آنکھ کھل چکی تھی اور وہ آنکھیں کھولے خود پر گری ماہین کو دیکھ رہا تھا اور معاملہ سمجھنے کی کوشش میں لگا ہوا تھا۔۔۔

وووہ۔۔۔ مممم۔۔میں۔۔یہ ٹیبلیٹس۔۔اا۔۔ٹ۔۔۔۔اٹھا رہی تھی۔۔۔

ماہین پیچھے ہوتے اپنی صفائی میں بولی۔۔۔

اچھا۔۔۔

سالار ایک لفظی جواب دے کر واشروم چلا گیا۔۔۔

ہیں؟اسے کیا ہوا؟ماہین الجھی اس کے رویے پر۔۔۔

وقت نکل رہا ہے۔۔۔

ہاتھوں سے میرے۔۔۔

دل میں بس رہا ہے۔۔

رفتہ رفتہ تو میرے۔۔

پریشان ہوں میں۔۔۔

کہ کہیں۔۔۔۔

کر نا بیٹھوں تجھ سے محبت۔۔۔۔

دل مچل رہا ہاتھوں میں میرے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

از زون شاہ

وہ حیران تھی اسکے رویے پر کہ اس نے نہ کوئی غصہ ظاہر کیا۔۔نا بیزاریت اور نا ہی کوئی طنز۔۔۔۔

وہ ابھی اپنی سوچوں میں ہی گم تھی کہ سالار واشروم سے نہا کر نکلا۔۔۔

ٹراؤزر کے اوپر بلیک ٹی شرٹ۔۔۔

گلے میں لپٹا تولیہ۔۔

ماتھے پر آتے بال اور ان سے ٹپکتی بوندیں۔۔۔۔

وہ چلتا ہوا ڈریسنگ ٹیبل تک گیا۔۔۔بال سیٹ کیے۔۔۔تولیا بیڈ پر پھینکا اور خود پر پرفیوم کرکے کمرے سے باہر نکل گیا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اللہ اللہ اس شخص کو مجھ سے محبت کرادیں۔۔۔

اس نے اللہ سے سالار کی محبت مانگی تھی۔۔۔اور اس نے کچھ غلط نہیں کیا تھا۔۔۔

اس نے اپنے محرم کی محبت مانگی تھی اللہ سے۔۔۔

اسکی جس کو اللہ نے اسکا نصیب بنایا تھا۔۔

وہ فریش ہوکر نیچے آئی۔۔

اٹھ گئیں تم بیٹا۔۔۔میں ابھی تمہیں ہی یاد کررہی تھی۔۔۔۔آؤ۔۔۔کیا کھاؤگی تم۔۔میں وہی بنوادیتی ہوں تمہارے لیے۔۔

اسکو نیچے آتا دیکھ کر ماما بولیں تھیں۔۔

کچھ بھی بنوا دیں مام۔۔۔

ہم چلواچھا۔۔۔میں تمہارے لیے بھی آملیٹ اور پراٹھا بنوا دیتی ہوں۔۔تم جاؤ سب کے ساتھ بیٹھو۔۔۔میں لگواتی ہوں ناشتہ۔۔۔

نہیں مام۔۔۔کچھ ہیلپ ہے تو میں کروادیتی ہوں۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ آگے بڑھتے ہوئے بولی۔۔

ارے نہیں۔۔۔ہیلپ کیسی۔۔۔بس نسیمہ ابھی ناشتہ لگا دیتی ہے۔۔۔۔تم جاؤ شاباش۔۔۔بچوں کے ساتھ بیٹھو پوچھ بھی رہے تھے سب تمہارا۔۔جاؤ شاباش۔۔۔

وہ مسکراتے ہوئے اسے کہہ رہی تھیں۔۔

انکے کہنے پر وہ لاؤنج میں آگئی۔۔۔۔

وہاں سب بچہ پارٹی بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔۔اسے دیکھ وجیہہ فوراً کھڑی ہوئی۔۔۔

بھابھی آئیں بیٹھیں۔۔۔۔میں آپکو دھماکے دار خبر سناتی ہوں۔۔۔بیٹھیں بیٹھیں۔۔۔

وجیہہ ماہین کو صوفہ پر بیٹھنے کا کہہ کر صوفے کے پاس کشن لے کر نیچے بیٹھ گئی۔۔۔

اچھا!ایسی کیا خبر ہے۔۔؟؟؟؟

ماہین کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔۔

وہ اصل میں۔۔۔۔۔ہمماری۔۔۔۔بنو رانی۔۔۔کی ودائی ہونے والی ہے۔۔

وہ ماریہ کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے آنکھ دبا کر بولی۔۔

اوہوووووئے۔۔۔۔کس کی ودائی ہورہی ہے؟

معاذ لاؤنج میں داخل ہوتے ہوئے بولا۔

زیادہ خوش ہونے کی ضرورت نہیں۔۔۔۔تمہاری ودائی نہیں ہورہی۔۔۔۔اور تم پھر نازل ہوگئے۔۔۔اور یقیناً عزتِ مآب ناشتہ بھی ہمارے ہاں نوش فرمائیں گے۔۔بھوکا۔۔۔

تپا دینے والا انداز تھا وجیہہ کا۔۔۔

اور اسکی بات پر ساتھ بیٹھی ماریہ نے اسکی کمر پر دھپ رسید کی تھی۔۔

آاا۔۔۔آپی۔۔۔کیا کرتی ہیں یار۔۔۔

وہ جھنجلائی تھی۔۔۔

اور تم کیا کرتی ہو۔۔۔جب دیکھو پٹر پٹر۔۔۔حد ہوتی ہے۔۔۔کسی بات کی۔۔۔

ماریہ نے صحیح طریقے سے وجیہہ کو جھاڑ پلائی۔۔

رہنے دو ماریہ۔۔۔۔ویسے بھی عزتِ مآب کونسا انکے گھر آتے ہیں۔۔۔ناشتہ کرنے جو انکو فکر لگی ہوئی ہے راشن کی۔۔۔وہ بھی کہاں پیچھے رہنے والا تھا۔۔۔تاک کر جواب دیا تھا۔۔

تم تو چپ ہی کرو اور آپی یہ آپکے ناں شرمانے کے دن ہیں۔۔۔یوں ڈانٹ ڈپٹ کے نہیں۔۔۔۔کیوں بھابھی؟

وجیہہ نے ماہین کو بھی گفتگو میں شامل کیا۔۔۔

وجیہہ مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا۔۔۔تم کیا کہہ رہی ہو۔۔اور کیا بتانا چاہ رہی ہو۔۔۔ماہین نے الجھ کر کہا۔

معاذ ماہین کے برابر والے صوفے پر بیٹھا ہوا تھا۔۔۔

بھابھی فکر کی ضرورت نہیں۔۔۔اسگھر میں موجود کسی بھی شخص کو ان محترمہ کی باتیں سمجھ میں نہیں آتیں۔۔۔

معاذ کہتے ہوئے نچلا ہونٹ دانتوں تلے دبا کر مسکرایا تھا۔۔

معاذ کے بچے۔۔۔میں تمہارا خون پی جاؤنگی۔۔

وجیہہ کھڑے ہوکر معاذ کے بالوں پر حملہ آور ہوئی تھی اپنے پنجوں سے۔۔۔

ارے۔۔۔ماہین کے منہ سے نکلا۔۔

آآاا۔۔۔جنگلی بلی۔۔۔۔بال چھوڑو۔۔۔۔معاذ کراہا۔

میں تو نہیں چھوڑوں گی۔۔۔پہلے سوری بولو۔۔۔۔

معاذ کے بالوں کو جھٹکا دیتی وہ چلائی تھی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور ادھر ماہین اور ماریہ ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہورہی تھیں۔۔۔

نہیں بولوں گا سوری۔۔۔۔آاا۔۔۔چھوڑو موٹی۔۔۔۔ارے سالار بھائی آپ۔۔۔دیکھیں اسے۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ آگے کچھ بولتا وجیہہ جھٹکے سے پیچھے ہوئی۔۔۔

اسکے پیچھے ہوتے ہی سب کا زوردار قہقہہ گونجا تھا۔۔

کیونکہ وہاں سالار کا نام و نشان بھی نہیں تھا۔۔

وہ بےوقوف بنائی گئی تھی۔۔۔

ماریہ نے وجیہہ کے پیچھے ہوتے ہی جلدی سے اسے کھینچ کر ساتھ بٹھایا تھا۔۔۔

تمھیں تو اب سالار بھائی دیکھیں گے۔۔

معاذ نے دھمکی دی۔۔۔

آیا بڑا۔۔۔سالار بھائی دیکھیں گے۔۔۔۔۔ہنہنہ

اس نے منہ سڑایا۔۔۔

ماریہ آپی عاشر بھیا کہاں۔۔۔انکو چھوٹی مامی بلارہی ہیں۔۔۔

مشال نے آکر عاشر کے متعلق پوچھا۔۔۔۔

وہ۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس سے پہلے کہ ماریہ کچھ بولتی کہ وجیہہ بول اٹھی۔۔۔

اوئے ہوئے۔۔۔یہ کیا کررہی ہو۔۔۔آپی سے آپی کے ان کے بارے میں پوچھ رہی

ہو۔۔۔غلط بات ہے۔۔۔آپی کو شرم آئے گی۔۔۔۔کیوں آپی۔۔۔۔

لفظوں کو توڑ توڑ کر۔۔۔آنکھیں گھما کر چہرے پر سارے جہان کی معصومیت طاری کرکے ارشاد فرمایا گیا۔۔

ہائے۔۔۔مطلب کے۔۔۔۔۔

معاذ نے بات ادھوری چھوڑی۔۔

جی وہی مطلب۔۔۔۔

وجیہہ نے آنکھیں گھماتے جواب دیا۔۔

اوووووووو۔۔۔۔۔۔

معاذ نے منہ گول کر کے اووو کو خاصا لمبا کھینچا تھا۔۔

مجھے بھی بتادے کوئی کہ آخر بات کیا ہے؟؟؟

ماہین نے بیچارگی سے پوچھا۔

بھئی دیکھیں سمپل سی بات ہے کہ ہماری بنو رانی دلہنیا بننے والی ہیں۔۔عاشر بھیا کی۔۔۔۔

وجیہہ نے ڈرامائی انداز میں ماہین کو آگاہ کیا۔۔۔

wow....congratulations

ماہین اٹھ کر ماریہ کو گلے لگاتے ہوئے بولی۔۔

عین اسی وقت سالار لاؤنج میں داخل ہوا تھا۔۔

بھائی۔۔۔چلے اب آپ آگئے ہیں تو ہم آپکو بھی ایک دھماکے دار خبر سنا دیتے ہیں۔۔

سالار کو اندر داخل ہوتے دیکھ وجیہہ بولی۔۔۔

سالار کی اندر داخل ہوتے ہوئے پہلی نظر ماریہ سے گلے ملتی ہوئی ماہین پر پڑی۔۔۔

عین اسی وقت وجیہہ کی آواز سن کر ماہین کی نظریں اٹھیں اور سالار کی نظروں سے ٹکرائی تھیں۔۔

ہممم۔۔۔کونسی دھماکے دار خبر؟؟

وہ بولتے ہوئے صوفے پر بیٹھنے ہی لگا تھا کہ لاونج میں داخل ہوتی ملازمہ نے اطلاع دی۔۔۔

بڑی بیگم صاحبہ سب کو ناشتے کے لیے بلا رہے ہیں۔۔

مام بلا رہی ہیں پہلے ناشتہ کرلو سب۔۔۔

سالار کی بات سن کر سب نے ڈائننگ روم کا رخ کیا۔۔

سب ناشتہ کررہے تھے کہ مصطفی صاحب(سالار کے بابا)نے اعلان کیا۔۔۔

اس ہفتے انشاءاللہ ماریہ اور عاشر کا نکاح ہے۔۔۔

اس گھر کے بڑوں کے انتقال کے بعد مصطفی صاحب ہی اس گھر کے بڑے ہونے کی حیثیت سے تمام چھوٹے بڑے فیصلے لیتے تھے۔۔۔

پر ماموں ہم اتنی جلدی سب تیاریاں کیسے کریں گے؟؟

وجیہہ نے منہ بنا کر کہا۔۔

ایسے۔۔۔۔

انہوں نے اپنا ڈیبٹ کارڈ آگے کرتے ہوئے کہا۔

وجیہہ نے فوراً جھپٹا۔۔۔

ہمم اب کی جاسکتی ہے شاپنگ مگر شرط یہ ہے کہ سالار بھائی آج ہی ہم کو شاپنگ پر لے کر جائیں گے۔۔۔

بلکل بھی نہیں آج آفس میں بہت ضروری میٹنگ ہے۔۔اور حماد اور میرا کچھ پروگرام بھی ہے۔۔۔سو میں نہیں لے جاسکتا۔۔۔

سالار نے باقاعدہ ہاتھ اٹھا کر منع کیا تھا۔۔

بھائی سوچ لیں۔۔۔۔

وجیہہ نے وارن کیا۔۔

نو مینس نو۔۔۔

اس نے قطعیت سے کہا۔

اس میں کونسی بڑی بات ہے۔۔۔انکل اگر آپ اجازت دیں تو میں لے جاؤں

ان

لوگوں کو۔۔۔

معاذ نے گفتگو میں حصہ لیا۔۔۔

ہاں تم لے جاؤ۔۔

مصطفی صاحب نے آملیٹ کا ٹکڑا منہ میں ڈالتے ہوئے کہا۔۔

آیا بڑا فارغ انسان۔۔۔۔میں لے جاؤں۔۔۔۔ویلا نا ہو تو۔۔۔

وجیہہ اسکی نقل کرتی تپ کر بڑبڑائی تھی۔۔۔پر اتنی زور سے کہ اسکی بڑبڑاہٹ ساتھ بیٹھی ماہین اور سامنے بیٹھے معاذ نے با آسانی سنی تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ماہین نے بمشکل اپنی مسکراہٹ دبائی۔۔جبکہ معاذ نے بدلہ لینا ضروری سمجھا اور زور سے وجیہہ کے پیر پر اپنا پیر مارا۔۔۔۔

آہہہ۔۔۔۔

وہ کراہی۔۔۔اور ایک دم کھڑی ہوئی۔۔

کیا ہوا؟

سالار نے پریشانی سے پوچھا۔۔

ہاں۔۔ہاں۔۔بتاؤ وجیہہ۔۔۔۔کیا ہوا ہے؟

معاذ نے سنجیدگی سے پوچھا۔۔۔

وجیہہ نے پہلے ساتھ بیٹھی ماہین کو دیکھا جو ہنسی روکنے کے چکر میں بے حال ہورہی تھی۔۔۔پھر اس نے معاذ کی طرف رخ کرتے ہوئے دانت پیس کر بولی۔۔

کچھ نہیں بھائی۔۔۔مجھے لگا ٹیبل کے نیچے کوئی کتا آگیا ہے۔۔

وہ دیکھ معاذ کو رہی تھی پر کہہ سالار سے رہی تھی۔۔۔

اسکی بات پر سالار نے ناسمجھ آنے والے انداز میں ایک آئیرو اٹھائی۔۔

اس سے پہلے کہ وہ کچھ پوچھتا کہ معاذ بول اٹھا۔۔۔

سالار بھائی ویسے آپ نے بتایا نہیں کہ آپ نے کتے بھی پالنا شروع کردیے ہیں۔۔

ترچھی آنکھوں سے وجیہہ کو دیکھتے ہوئے معاذ نے کہا۔۔۔

معاذ کی بات پر پانی پیتی ماریہ کو اچھو لگا تھا۔۔

پالے نہیں ہیں۔۔۔مگر روزانہ ہی پڑوس کا کتا ہمارے گھر میں موجود ہوتا ہے۔۔۔ہونہہ۔۔۔۔۔

وجیہہ کی بات پر سب ہی نے قہقہہ لگایا اور اسی لمحے وہاں داخل ہوتے عاشر کی نگاہیں ماریہ کے کھلکھلاتے چہرے سے ٹکرائی تھیں۔۔

وہی لمحہ تھا کہ خود پر جمی سرد نگاہوں کے احساس سے ماریہ نے اس کی طرف دیکھا تھا۔۔۔

اور اسے ان میں کچھ بھی نظر نہ آیا۔۔

بس خالی پن تھا۔۔۔

وہ ابھی تک اسی کی طرف دیکھ رہی تھی جبکہ وہ ٹیبل پر موجود سب لوگوں کو خدا حافظ کہہ کر جا چکا تھا۔۔

ہوش تو اسے تب آیا جب برابر بیٹھی مشال نے اسے ٹہوکا دیا۔۔

کہاں گم ہیں آپی؟عاشر بھیا جا چکے ہیں۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مشال نے شرارت سے کہا۔۔۔۔

اسکے بات پر ماریہ سر جھکا گئی۔۔۔

مشال نے تو اسے اس کی شرم سمجھا۔۔۔

جبکہ اس نے اپنے انسو چھپائے تھے۔۔۔۔

ویسے انکل آپ نے اس موٹی کو ڈانٹا نہیں۔۔۔اس نے مجھے کتا کہا۔۔۔

معاذ سے جب خاموشی ہضم نا ہوئی تو دوبارہ بول اٹھا۔۔

میں نے کب کہا خود ہی کہہ رہے ہو۔۔۔۔وجیہہ نے جوس پیتے ہوئے اطمینان

سے جواب دیا تھا۔۔

اسکی بات پر معاذ تلملایا۔۔۔

سب کو باتوں میں مصروف دیکھ کر ماریہ اٹھی اور جانے لگی۔۔

ماریہ ناشتہ تو کرلو صبح سے۔۔۔اسے جاتے دیکھ کر عاشر کی مام بولیں۔۔۔

جی۔۔۔میں نے صبح سے ہی ناشتہ کیا ہے چھوٹی مامی۔۔۔وہ وہیں کھڑے کھڑے دھیمی آواز میں بولی۔۔۔نظریں نیچے تھیں۔۔۔وہ اپنے آنسو چھپانے کی کوشش کررہی تھی۔۔

ہممم اچھا چلو تم جاؤ۔۔۔

انکے کہتے ہی وہ فوراً وہاں سے چلی گئی۔۔

مہوش کہاں ہے؟؟؟؟

مرتضی صاحب نے پوچھا۔۔

اسکا دوستوں کے ساتھ پروگرام تھا تو وہ صبح صبح نکل گئی۔۔

مہوش کی مام نے جواب دیا۔۔

یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔۔۔آپ اسکو سمجھائیں کہ بندہ کم از کم گھر والوں کے ساتھ ایک ٹیبل پر کھانا پینا ہی کرلیتا ہے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مرتضی صاحب نے تنبیہہ کی جس پر انکا منہ بن گیا۔۔

ان کو یوں سب کے سامنے مہوش پر تنبیہہ اچھی نہیں لگی تھی خاص طور پر سالار کے سامنے۔۔۔وہ چپ چاپ اٹھ کر اپنے روم میں چلی گئیں۔۔

اور انکا چپ چاپ اٹھ کر جانا سب نے محسوس کیا تھا۔۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

ماریہ کمرے آئی۔۔۔آنسو آنکھوں سے بہہ رہے تھے۔۔۔

اسے عاشر کا رویہ سمجھ نہیں آرہا تھا۔۔

وہ انہی سوچوں میں گم تھی کہ دروازے پر دستک نے اسے ہوش دلایا۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس نے فوراً آنسو پونچھے۔۔۔

آجائیں۔۔۔۔

باہر جو کوئی بھی تھا وہ اسکی اجازت کے انتظار میں تھا۔۔

اجازت ملتے ہی اندر داخل ہوا اور اپنے پیچھے دروازہ بند کیا۔۔۔

اور پلٹا۔۔

وہ عاشر تھا۔۔۔

دھیمے قدموں سے چلتا اسکی طرف بڑھ رہا تھا۔۔۔

آپ؟؟؟

میں صرف۔۔۔۔

آپ یہاں کیا کررہے ہیں۔۔۔کسی نے دیکھ لیا تو اچھا نہیں لگے گا۔۔۔

وہ اسکو وہاں دیکھ کر گڑبڑائی تھی۔۔

اور وہ سائڈ سے ہوتی دروازے کی طرف بڑھی دروازہ کھونے کے لیے۔۔۔

لیکن اگلے ہی پل اسکا بازو عاشر کی سخت گرفت میں آچکا تھا۔۔

تمہیں سمجھ نہیں آرہا کہ میں صرف بات کرنے آیا ہوں اور بات کرکے چلا جاؤں گا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ اسکا بازو چھوڑ کر دھیمے مگر سخت لہجے میں بولا تھا۔۔۔

جججی بولیں۔۔۔

اس شادی سے انکار کردو۔۔۔

تیر پھینکا گیا۔۔۔

جو دل کے آر پار بھی ہوا۔۔۔۔۔

جی؟

دیکھو ماریہ میرا تم سے کوئی ذاتی مسئلہ نہیں۔۔۔تم بہت اچھی ہو پر میں عائشہ

سے کمیٹڈ ہوں اور میں نے کبھی تمہارے بارے میں ایسا کچھ سوچا بھی نہیں۔۔۔ہم کبھی خوش نہیں رہ پائیں گے۔۔۔سو بہتر ہوگا تم خود ہی اس رشتے سے انکار کردو۔۔۔

وہ مصالحت کے انداز میں اس سے کہہ رہا تھا۔۔۔۔

ہر جملے کے بعد رکتا جیسے بہتر الفاظ ڈھونڈ رہا ہو۔۔

تو یہ بات آپکو چھوٹی مامی سے کہنی چاہیئے تھی نا۔۔۔۔

نظریں جھکائے آنسو پیتی وہ بمشکل بولی۔۔۔

کہا تھا۔۔پر وہ کچھ سمجھنے کو تیار نہیں۔۔۔اور میں نے زیادہ شور مچایا تو پاپا مجھ سے بدگمان ہوجائیں گے۔۔۔اسی لیے میں چاہتا ہوں کہ تم انکار کرو۔۔۔ تمھیں کوئی کچھ نہیں کہے گا۔۔۔

وہ بڑی صفائی سے اپنی مشکلات اسکے سر پر تھوپ کر بری الذمہ ہورہا تھا۔۔ماریہ نے بڑے ضبط سے اوپر سر اٹھایا اور بولی۔۔۔

میں انکار نہیں کرسکتی۔۔۔یہ میرے بڑوں کا فیصلہ ہے اور مجھے اپنے بڑوں کا فیصلہ قبول ہے۔۔آپ اپنی پرابلم خود حل کریں۔۔۔۔میں اس میں آپکی کوئی ہیلپ نہیں کرسکتی سوری۔۔۔

وہ قطعیت سے کہتی اسے باور کراچکی تھی کہ وہ کچھ نہیں کرسکتی۔۔اور یہی

بات اسکو آگ لگا گئی۔۔۔۔

عاشر نے اسکو بازو سے پکڑ کر جھٹکا دیا۔۔۔

تم میں غیرت نام کی کوئی چیز ہے بھی یا نہیں۔۔۔میں تم سے کہہ رہا ہوں کہ مجھے تم میں ذرہ برابر بھی دلچسپی نہیں۔۔۔پھر بھی تم مجھ سے شادی کرنے کے لیے مر رہی ہو۔۔۔

حقارت سے کہا اس نے۔۔۔

اسکی بات پر ماریہ نے جھٹکے سے بازو چھڑایا اور پیچھے ہوتی چلائی۔۔

بے غیرت میں نہیں بے غیرت آپ ہیں جو اپنے مطلب کے لیے ایک لڑکی کو ڈھال بنا رہے ہیں۔۔۔ذرا شرم۔۔۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ اپنا جملہ پورا کرتی کہ عاشر کا بھاری ہاتھ اس کے گال پر پڑا۔۔۔

اب تم خود اپنے فیصلے پر پچھتاؤ گی۔۔۔

وہ اسے وارن کرتا اسکے کمرے سے نکل گیا۔۔۔۔۔

اور وہ ابھی تک شاک میں تھی کہ وہ عاشر مرتضی کے ہاتھ سے تھپڑ کھا چکی ہے۔۔۔۔

وہ رو رہی تھی۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسکا چہرا آنسوؤں سے بھیگ رہا تھا۔۔۔

اسکا دل ٹوٹا تھا۔۔۔

وہ تڑپ رہی تھی۔۔۔

ماہین۔۔۔۔

مام کی آواز پر کچن سے آتی وہ پلٹی۔۔

جی۔۔۔

بیٹا ماریہ کو دیکھنا ذرا۔۔۔اگر وہ روم میں ہے تو اسے ذرا میرے پاس بھیجنا۔۔

جی اچھا۔۔۔

یہ کہہ کر وہ اوپر کی طرف بڑھ گئی۔۔۔

وہ اوپر ماریہ کے روم میں داخل ہوئی تو اندر کا منظر دیکھ کر اٹھتے قدم رک گئے۔۔

ماریہ زمین پر بیٹھی بلک رہی تھی۔۔

وہ اس کی طرف دوڑی۔۔

ماریہ۔۔۔ماریہ کیا ہوا۔۔۔اس طرح کیوں رو رہی ہو میری جان۔۔۔

ماہین نے اسکے پاس بیٹھتے اسے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے پوچھا۔۔

ماریہ فوراً سے آگے بڑھ کر ماہین کے گلے لگ گئی۔۔۔

بھابھی۔۔۔وہ۔۔۔وہ۔۔۔عاشر۔۔۔عاشر۔۔۔آئے۔۔۔۔۔وہ کسسی۔۔۔۔اورر سے۔۔۔پ۔۔۔پیار وہ ہچکیوں کے درمیان بولتی ایک دم چپ ہوگئی اور شدت سے رونے لگ

گئی۔۔۔

بھابھی ایسا کیوں۔۔۔۔

وہ بہت رو رہی تھی۔۔

ماہین نے اسے اٹھایا اور بیڈ پر بٹھایا۔۔

پانی پلایا تو وہ کچھ سنبھلی۔۔

بھابھی۔۔۔آپکو پتا ہے جب میں چھوٹی تھی نا تب ایک بار چھوٹی مامی نے کہا تھا کہ ہمارے عاشر کی دلہن تو صرف ماریہ بنے گی۔۔۔پھر امی ابو کے منہ سے بھی ہمیشہ اپنے اور عاشر کے متعلق یہی سنا۔۔۔ہاں باقاعدہ رشتہ طے نہیں ہوا تھا۔۔لیکن زبانی طور پر بات پکی تھی۔۔۔ہمیشہ اسے ہی سوچا۔۔۔۔اسے ہی چاہا۔۔۔اور آج وہ۔۔۔وہ مجھ سے کہہ رہا ہے کہ اسے مجھ میں کوئی دلچسپی نہیں۔۔۔آنسو مسلسل بہہ رہے تھے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسکی آواز میں تڑپ تھی۔۔۔

ماریہ۔۔۔چپ کر جاؤ۔۔اس طرح رونے سے کچھ نہیں ہوگا۔۔چپ کر جاؤ میری جان۔۔۔

اس کو اس طرح بلکتے دیکھ کر ماہین کے بھی آنسو بہنے لگے۔

نہیں بھابھی نہیں۔۔۔۔

مجھے بچپن میں ہی یہ باور کرادیا گیا کہ عاشر مرتضی میرا نصیب ہے۔۔صرف میرا۔۔۔

پھر۔۔پھر میں نے بچپن سے صرف اسے ہی چاہا۔۔صرف اسے ہی سوچا۔۔

اس پر اپنا حق سمجھ کر اس کی محبت مانگتی رہی اللہ سے۔۔۔

اور آج وہ مجھے کہہ کر گیا ہے کہ اسے مجھ سے محبت تو کیا۔۔۔

مجھ میں ذرہ برابر بھی دلچسپی نہیں۔۔۔

مجھے لگا کہ۔۔۔۔

وو۔۔۔۔وہ۔۔۔۔۔

میری دعائیں میرے منہ پر مار گیا ہو۔۔۔

کیوں۔۔؟

کیوں۔۔۔؟

میری دعا کیوں قبول نہیں کی۔۔۔۔؟؟؟؟؟؟

اس کی محبت کو میرے نصیب میں کیوں نہیں لکھا۔۔۔

بھابھیی۔۔۔

آنسو تھے کہ تھمنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے۔۔۔

ماریہ۔۔۔ایسے نہیں کہتے میری جان۔۔۔مانتی ہوں تم نے عاشر کی محبت کو اپنی دعاؤں میں بہت مانگا ہوگا۔۔۔میں سمجھ رہی ہوں کہ تمہارے دل کی اس وقت کیا حالت ہے۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پر میری جان یوں اللہ سے شکوہ مت کرو۔۔۔

اللہ تو سب کی سب دعائیں قبول کرتا۔۔۔۔

اسکی تو شان ہے دینا۔۔۔۔

وہ اپنے بندوں کی دعاؤں کو رد نہیں کرتا۔۔۔

کمی تو ہمارے مانگنے میں رہ جاتی ہے۔۔۔

ماریہ کے آنسو تھم گئے تھے۔۔۔

وہ ماہین کی گود میں سر رکھے اسے سن رہی تھی۔۔۔

اسکے بال سہلاتے ماہین نے پھر کہنا شروع کردیا۔

اچھا۔۔دیکھو ہر وہ چیز جو زمین سے آسمان تک کا سفر کرتی ہے۔۔اسکو کسی فیول یا ایزجی کی ضرورت پڑتی ہے۔۔۔جیسے جہاز۔۔۔۔روکٹ۔۔۔وغیرہ۔۔۔

اسی طرح دعا کو بھی کسی طاقت کی ضرورت پڑتی ہے آسمان تک جانے کے لیے۔۔۔

وہ طاقت جو دعا کا زمین سے آسمان تک کا سفر طے کراتی ہے۔۔۔

اور تمہیں پتا ہے!کہ وہ طاقت کونسی ہے؟؟وہ ایزجی کیا ہے؟وہ ہے اللہ پر یقین۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Article|Books|Poetry|Interview

دعا میں جتنا زیادہ یقین شامل ہوگا۔۔۔

دعا اتنی ہی تیزی سے زمین سے آسمان تک کا سفر کرتی ہے۔۔۔اور کم یقین یا یقین کے نا ہونے پر دعا زمین اور آسمان کے درمیان ہی اٹک جاتی ہے۔۔

جب وہ اللہ تک پہنچتی ہی نہیں تو اسکے پورے ہونے کا سوال ہی کہاں پیدا ہوتا ہے۔۔۔اور جو دعائیں اللہ تک پہنچ جاتی ہے۔۔

وہ ضرور پوری ہوتی ہے۔۔۔

ہاں!کبھی کبھار ایسا ہوتا ہے کہ جو ہم نے مانگا ہوتا ہے وہ ہمارے حق میں بہتر نہیں ہوتا۔۔۔

تو ہم اللہ سے۔۔۔جو اپنے بندوں سے بے شمار محبت کرتا ہے۔۔کیسے امید رکھ سکتے ہیں کہ وہ ہمیں وہ عطا کردے جو ہمارے حق میں بہتر نہیں۔۔۔اور کبھی کبھار ایسا بھی ہوتا ہے کہ جو ہم مانگ رہے ہوتے ہیں۔۔

وہ اس وقت کے لیے مناسب نہیں ہوتا جس وقت ہم مانگ رہے ہوتے ہیں۔۔تو اللہ میاں اس دعا کو بہتر وقت کے لیے اٹھا کر رکھ دیتے ہیں۔۔۔

پھر یہ بھی ہے کہ جو ہم مانگ رہے ہوتے ہیں۔۔

ہم اسکے قابل نہیں ہوتے۔۔۔۔

تو اللہ میاں پہلے ہمیں اس چیز کے قابل بناتے ہیں پھر ہمیں وہ چیز عطا کرتے ہیں۔۔

تو دعائیں قبول ہوتی ہیں۔۔۔

ضرور قبول ہوتی ہیں۔۔

بس ہمارے مانگنے میں یقین شامل ہونا چاہیے۔۔۔۔کامل یقین۔۔۔

وہ لگاتار بولتی جارہی تھی۔۔

اور ماریہ اسکی گود میں سر رکھے اسے سننے میں مگن تھی۔۔۔

بھابھی آپ بہت اچھا بولتی ہیں۔۔۔آپ ٹھیک ہی کہہ رہی ہیں۔۔۔شاید میری دعاؤں میں ہی کمی رہ گئی ہے۔۔۔۔یا پھر اس میں اللہ کی کوئی مصلحت

ہو گی۔۔۔

ماریہ اسکی گود میں ہی لیٹے کہہ رہی تھی۔۔

ماہین اپنی باتوں کا مثبت اثر دیکھ کر خوش ہوئی۔۔۔

پر بھابھی میں اس رشتے کے لیے انکار نہیں کروں گی۔۔۔میں کیوں بری بنوں۔۔۔اسے انکار کرنا ہے تو وہ خود کرے۔۔۔

ماریہ اٹھ کر بیٹھتی ماہین سے بولی۔۔۔

بلکل۔۔۔تمہیں کوئی ضرورت نہیں انکار کرنے کی۔۔۔اسے کرنا ہوگا تو وہ خود کرے گا۔۔۔اچھا چلو اب اٹھو۔۔۔تیار ہوجاؤ۔۔۔شاپنگ پر جانا ہے۔۔۔اور نیچے ماما بھی تمہیں بلا رہی تھیں۔۔۔

ماہین کھڑے ہوتے ہوئے بولی۔

نہیں بھابھی۔۔۔۔مجھے نہیں جانا آپ لوگ چلے جائیں۔۔۔

کیوں؟۔۔کیوں نہیں جانا۔۔۔اٹھو فوراً شاباش۔۔۔تیار ہو جاؤ۔۔۔میں بھی ریڈی ہوکر آتی ہوں۔۔۔۔وہ اسے زبردستی کھڑا کرکے کہتی۔۔۔تیار ہونے چلی گئی۔۔۔

ماہین تیار ہونے روم میں آئی تو سالار آئینے کے سامنے کھڑا بال جیل لگا کر سیٹ کر رہا تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ماہین کے روم میں اینٹر ہوتے ہی اس نے اسے کن اکھیوں سے دیکھا۔۔

ماہین کبرڈ سے اپنا ڈریس نکال کر چینج کرنے چلی گئی۔۔۔

وہ چینج کرکے آئی تو سالار صوفے پر بیٹھا اپنے موبائل میں مصروف تھا۔۔

ماہین ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی بال ڈرائیر کرنے لگی۔۔۔

بال ڈرائیر کرکے آنکھوں پر لائنر لگایا۔۔۔ہونٹوں پر سرخ لپ اسٹک لگائی۔۔۔

اور بال پونی میں قید کرکے ڈوپٹہ گلے میں ڈال کر الماری کی طرف بڑھی۔۔

اپنا ہینڈ بیگ لینے کے لیے۔۔۔۔

وہ بلکل کوئی کالج گرل لگ رہی تھی۔۔۔۔

الماری سے ہینڈ بیگ لے کر وہ پلٹی تو اسکا سر سالار کے چوڑے شانے سے ٹکرایا۔۔۔

وہ جھٹکے سے پیچھے ہوتی الماری سے لگی۔۔۔۔

یہ لو کریڈٹ کارڈ۔۔۔۔۔۔

اس نے اپنی جیب میں ہاتھ ڈال کر کریڈٹ کارڈ نکالا اور اسے زبردستی تھمایا۔۔

اور پلٹا۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مدھم رفتار سے چلتا ہوا ڈریسنگ ٹیبل تک پہنچا۔۔اور ہاتھ بڑھا کر ٹیشو باکس سے ٹیشو نکالے۔۔۔۔

ایک۔۔۔

دو۔۔۔

تین۔۔۔

باری باری تین ٹیشو نکالنے کے بعد وہ دوبارہ اس تک آیا۔۔۔

وہ ابھی تک وہیں کھڑی تھی۔۔۔

ہاتھ بڑھا کر اس نے ٹیشو پیپر اسکے ہونٹوں پر رگڑے۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پھر زرا نزدیک ہوا۔۔۔ہاتھ بڑھایا۔۔۔۔

اور ماہین کے سائیڈ کی الماری کے دروازے کو کھولا اور زرا جھک کر ایک کالی چادر نکالی۔۔۔

جس پر لال رنگ کے بیل بوٹیاں بنی ہوئی تھیں۔۔۔

چادر کھول کر اس نے ماہین کے گرد پھیلادی۔۔۔۔

جس سے اسکا کلیوں سا سراپا اس چادر میں چھپ گیا۔۔۔

اگر اس گھر سے باہر تمہارے گرد یہ چادر ہوگی تو مجھے اچھا لگے گا۔۔۔آنکھوں

میں دیکھ کر کہا تھا اس نے۔۔۔پھر تھوڑا جھکا اور اسکے ماتھے پہ بوسہ دیا۔۔

اور چپ چاپ کمرے سے چلا گیا۔۔۔

مرد چاہے امیر ہو یا غریب۔۔۔چاہے کسی بھی اسٹینڈرڈ کا کیوں نا ہو۔۔۔اپنی ماں۔۔۔بہن۔۔۔بیوی۔۔۔بیٹی کو ہمیشہ ڈھکا چھپا ہی پسند کرتا ہے۔۔۔اور یہی غیرت مند مرد کی سب سے بڑی نشانی ہوتی ہے۔۔۔

وہ تو چلا گیا تھا پر اسے پتھر کر گیا تھا۔۔۔

اس نے بے ساختہ ہاتھ اپنے گال کی طرف بڑھایا۔۔۔

تو ہاتھوں پر کچھ نمی کا احساس ہوا۔۔۔۔

وہ بےاختیار مسکرائی۔۔۔۔

تو اس کے آنسو بہہ رہے تھے۔۔۔

تشکر کے آنسو۔۔۔۔

وہ اسے جانے ان جانے میں تحفظ فراہم کرکے چلا گیا تھا۔۔۔۔

وہ اسے اپنے ہونے کا مان بخش گیا تھا۔۔۔۔۔

تو اسکی نفرت وہ کدھر گئی۔۔۔۔۔

تو کیا اللہ نے اسکی دعائیں سن لی تھیں۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تو کیا سالار مصطفی کے دل میں ماہین سالار کی محبت نے جگہ بنانی شروع کردی تھی۔۔۔۔

بھابھی بھابھی!!ماریہ آپی۔۔۔موٹے۔۔۔۔۔سب جلدی آئیں۔۔۔۔

وجیہہ کی آواز پر وہ اپنی سوچوں سے باہر آئی۔۔۔

آنسو پونچھتی۔۔۔۔۔چادر سہی کرتی کمرے سے باہر نکلی۔۔

وہ نیچے پہنچی تو سب شاپنگ پر جانے کے لیے تیار تھے۔

سالار گھر سے جا چکا تھا۔۔۔

وہ لوگ بھی نکل گئے۔۔۔۔

مال پہنچ کر سب اپنی اپنی شاپنگ میں بزی ہوگئے۔۔۔

ماریہ تم نے ویڈنگ ڈریس چوس کرلیا اپنا؟

سب کے ساتھ ہی چلتے ہوئے ماہین کو خیال آیا۔

نہیں۔۔۔وہ میں اکیلے کیسے چوس کروں؟آپ ہیلپ کریں گی تو ہی پھر کچھ سمجھ آئے گا۔۔۔

ماریہ بولی۔۔

اچھا چلو پھر پہلے ویڈنگ ڈریس اور اس سے میچنگ سامان ہی خرید لیتے ہیں۔۔۔باقی سب اتنا بڑا مسئلہ نہیں۔۔۔۔۔وجیہہ آجاؤ۔۔۔۔

اس نے وجیہہ کو ساتھ چلنے کے لیے پکارا۔۔۔۔

نہیں بھئی۔۔۔میں ویں نہیں جارہی۔۔۔میں نے تو ابھی اپنا ذریس بھی سلیکٹ نہیں

کیا۔۔۔

تو تمہاری شادی ہورہی ہے کیا؟جو میں نے اب تک اپنا ڈریس بھی سلیکٹ

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نہیں کیا۔۔۔

آخری جملہ معاذ نے خاص اسی کے انداز میں بولا تھا۔۔

موٹمٹے۔۔۔۔۔تم چپ کرو۔۔۔اور بھابھی آپ چلی جائیں۔۔۔ماریہ آپی کے ساتھ۔۔۔میں تھوڑی دیر میں آپ لوگوں کو جوائن کرتی ہوں۔۔۔

وہ پہلے معاذ اور پھر ماہین سے بولی۔۔

اٹس اوکے۔۔۔۔ڈونٹ وری بھابھی۔۔۔۔آپ دونوں جائیں۔۔۔میں اس بلی کا دھیان رکھوں گا کہ کہیں بھاگ نا پائے۔۔

معاذ نے آخری جملہ کہتے ہوئے ماہین کی طرف دیکھ کر آنکھ دبائی۔۔۔۔۔

ماہین اور ماریہ ہنستے ہوئے مال کے اوپر کے فلور کی طرف بڑھ گئیں۔۔۔

اور وجیہہ معاذ کو گھوری سے نواز کر اپنے سلیکشن میں مصروف ہوگئی۔۔۔

HIGH ALERT

مال میں موجود تمام لوگوں سے گزارش ہے کہ مال کو جلد سے جلد خالی کریں۔۔۔مال کے اوپری حصے میں آگ لگ گئی ہے۔۔۔آگ تیزی سے پھیلتی جارہی ہے۔۔۔قابو پانا مشکل ہورہا ہے۔۔۔آپ تمام لوگوں سے گزارش کی جارہی ہے کہ مال کو جلد سے جلد خالی کریں۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سالار مسلسل معاذ اور ماریہ کے سیل فون پر ٹرائی کررہا تھا پر دونوں میں سے کوئی فون پک نہیں کررہا تھا۔ٹی وی پر مال میں آگ لگنے کی خبر سن کر وہ فوراً چابی لے کر مال کی طرف نکلا تھا اور ساتھ ساتھ فون بھی ٹرائی کررہا تھا۔۔۔

معاذ۔۔۔۔۔۔معاذ نے فون پک کرلیا تھا۔۔

معاذ۔۔۔۔۔تم لوگ ٹھیک ہو؟

بببھائی۔۔۔۔وہ بھابھی۔۔۔

کیا بھابھی۔۔۔کیا ہوا ہے ماہین کو۔۔۔۔۔کہاں ہے وہ؟؟وہ ایک دم جنونی ہوا۔۔۔۔

بھائی!وہ ماریہ آپی اور بھابھی ساتھ اوپر فلور پر گئیں تھیں اور ڈریس لے کر آئیں تھیں۔۔۔پر بھابھی اوپر پرس بھول آئی تھیں۔۔۔۔۔تو وہ۔۔۔۔وہ دوبارہ لینے گئیں

تھیں۔۔۔۔

ماریہ ان لوگوں کو مل گئیتھی۔۔۔اور اسی نے ساری بات انہیں بتائی تھی۔۔۔

تو تم کہاں مرے ہوئے تھے؟وہ دھاڑا۔۔۔

آج ہی تو سالار کے دل نے ماہین کو مانا تھا۔۔۔دل کی دنیا بدلی تھی۔۔۔اسے ماہین کی محبت کا احساس ہوا تھا۔۔۔۔۔۔اور آج۔۔۔۔۔۔

اللہ یہ کیا ہوگیا۔۔۔میری ماہین کو اپنے حفظ و امان میں رکھنا۔۔۔۔۔وہ سسکا۔۔۔

آج زندگی کی بےاعتباری اس نے دیکھی تھی۔۔۔

کہاں کہاں۔۔۔۔۔۔کہاں ہے ماہین۔۔؟؟؟

سالار جب تک وہاں پہنچا تب تک مال کا اوپری حصہ جل کر تباہ ہوچکا تھا۔۔۔

بھائی کچھ پتا نہیں۔۔۔یہاں پولیس بات ہی نہیں سن رہی۔۔۔۔

معاذ بہت گھبرایا ہوا تھا۔۔جبکہ ماریہ اور وجیہہ مسلسل کانپتی ہوئی رو رہی تھیں۔۔۔

سالار نے ایک نظر دونوں کی طرف دیکھا۔۔اور بولا۔۔۔

عاشر کو کال کرو۔۔۔۔اور تم ان دونوں کو لے کر فوراً گھر جاؤ۔۔۔

رش اور افراتفری کی وجہ سے اپنی گاڑی نہیں ڈھونڈی جاسکتی تھی۔۔

یہ کہہ کر سالار پولیس آفیسر کی طرف بڑھا۔۔

وہ بہت الجھا ہوا تھا اسے لگ رہا تہا کہ جیسے وہ ماہیں کو کھو دے گا۔۔۔

وہ آفیسر کو ماہین کا حلیہ بتا رہا تھا۔۔۔

کہ اسکے پاس سے ایک اسٹریچر گزرا جس پر لیٹے وجود کو دیکھ کر ماریہ چلائی۔۔۔

بھا بھھھھی۔۔۔۔۔

سالار نے اسکی چیخ پر اسکی طرف دیکھا اور پھر اسکی نظروں کے تعاقب میں دیکھا۔۔۔

وہاں ایک بدل طرح جلی ہوئی لڑکی تھی۔۔۔

جس کے چہرے سے بھی اسکی شناخت ناممکن تھی۔۔۔۔وہ ماہین تھی اسکی

ماہین۔۔۔۔۔۔۔

ماریہ بھاگ کر اسکی طرف بڑھی۔۔۔۔

وہ ساکت کھڑا تھا بلکل ساکت۔۔۔۔۔۔۔

ماریہ باڈی کے ہاتھ پر موجود بریسلیٹ کو کھنگال رہی تھی۔۔۔وہ ماہین ہی تھی۔۔۔

سالار لڑکھڑاتے قدموں کے ساتھ اسکی طرف بڑھا۔۔۔

اس کا چہرہ چھوا جو مکمل جلا ہوا تھا۔۔۔۔۔

وہ ساکت تھا۔۔۔چہرے پر بہتے آنسوؤں تک کا احساس نا ہورہا تھا اسے۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کس طرح عاشر نے اسے سہارا دیا۔۔۔۔

کس طرح سب ماہین کو لیے ہاسپٹل پہنچے۔۔۔

لیکن اب وہ ہاسپٹل میں بینچ پر بیٹھا سسک رہا تھا۔۔

اپنی زندگی کو اپنے ہاتھوں سے جاتا دیکھ رہا تھا۔۔۔

Maheen...I love u.....i really really love u.....plz come back...plzz forgive me....

وہ سر ہاتھوں میں گرائے آنسو بہا رہا تھا کہ ڈاکٹر روم سے باہر آئیں۔۔۔

وہ اٹھا پل میں ان تک پہنچا۔۔۔

عاشر بھی ساتھ تھا۔۔۔

اطلاع پر گھر والے بھی جمع ہوگئے تھے۔۔۔

مم۔۔۔ماہین۔۔۔۔ماہین کیسی ہے؟؟

سالار نے پوچھا تو ڈاکٹر نے ایک نظر سالار کی طرف دیکھا۔۔اور بولی۔۔

دیکھیں صبر کریں۔۔۔اللہ کے ہر کام میں بہتری۔۔۔۔

میں نے آپ سے پوچھا ہے ماہین کیسی ہے۔۔۔۔آنسر می۔۔

وہاں کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی دھاڑا۔۔

عاشر نےاس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔

شی از نو مور۔۔۔۔ہم انہیں نہیں بچا سکے۔۔۔۔وہ بری طرح جلی ہوئی تھیں۔۔۔باڈی کا ہر پارٹ متاثر تھا۔۔۔اور فیس تو اتنی بری طرح ڈیمج تھا کہ مجھے حیرت ہے اپ نے انہیں کیسے پہچان لیا۔۔۔۔

بس سکتے میں تھے۔۔۔

سالار لڑکھڑاتا ہوا بینچ پر بیٹھا تھا۔۔۔۔

اس کی نظروں میں پچھلے گزرے سارے سین چل رہے تھے۔۔

اس کا اور ماہین کا ملنا۔۔۔

ان کی نفرت۔۔۔۔

اور محبت۔۔۔۔

وہ تو اب ہونے لگی تھی۔۔۔

یہ کیا ہوگیا تھا۔۔۔

وہ سر جھکائے ماتم کررہا تھا۔۔

کہ اس کا فون بجا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

فون کی بیل پر اس نے پاکٹ سے فون نکالا۔

خالی خالی نظروں سے اسکرین کو دیکھا۔۔۔اور پک کرلیا۔۔

سر آرزو انڈسٹریز سے جو ہم نے کانٹریکٹ سائن کیا تھا۔۔وہ لوگ اب مسئلہ کررہے ہیں۔۔۔کانٹریکٹ میں چینجز کرنا چاہ رہے ہیں۔۔۔۔اور۔۔۔۔

اس سے پہلے وہ اور کچھ بولتا۔۔وہ کاٹ چکا تھا۔۔

آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔۔۔

کالز دوبارہ آنے لگیں۔۔۔۔۔

سالار کی آنکھیں پ بھر میں لال ہوئیں۔۔۔

وہ کھڑا ہوا۔۔۔۔فون اٹھایا۔۔۔۔

تمہیں سمجھ نہیں آرہا۔۔۔۔میں بات نہیں کرنا چاہتا۔۔۔میری بیوی مر گئی ہے۔۔میری ماہین۔۔۔

وہ چلایا۔۔۔۔۔

پر آواز میں وہ مضبوطی نہیں تھی۔۔جو اس کی شخصیت کا خاصا تھی۔۔۔۔

آج اسکی آواز میں اس کا ٹوٹا پن بول رہا تھا۔۔۔۔۔

سالار۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ تھما تھا اس آواز پر۔۔۔۔

یہ آواز۔۔۔

یہ آواز تو ماہین کی تھی۔۔۔۔

ماہین۔۔۔

سالار مصطفی کی ماہین۔۔۔۔۔۔۔

دوسری طرف سے ایک ہاتھ سے فون کان پر لگائے دوسرا ہاتھ منہ پر

رکھے۔۔وہ اپنی سسکیوں کو دبا رہی تھی۔۔۔

ماہین۔۔۔ماہین۔۔۔کہاں ہو تم۔۔۔۔؟

سالار۔۔۔میں جمی کے ساتھ ہوں۔۔۔۔وہ۔۔۔۔۔

میں نے پوچھا ہے کدھر ہو تم۔۔۔ایڈریس بتاؤ۔۔۔

جمی کا نام اسے آگ لگا گیا۔۔۔

ماہین سے ایڈریس پتا کرنے کے بعد وہ وہاں سے نکلا۔۔

نکلتے وقت اس نے سب کو بتادیا تھا کہ وہ ماہین کو لینے جارہا ہے۔۔۔سب خوش کے ساتھ حیران بھی ہوئے۔۔۔مگر کسی نے اس وقت کچھ پوچھنا مناسب نہیں سمجھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ماہین۔۔۔۔

سالار اس کے بتائے ہوئے پتے پر پہنچا۔۔۔

وہ فلیٹ تھا۔۔۔۔۔۔

دروازہ ماہین نے ہی کھولا تھا۔۔

سالار فوراً آگے بڑھا اور اسے گلے لگا گیا۔۔۔۔

چند پل وہ اسے ایسے ہی اپنے سے لگائے کھڑا رہا۔۔۔

جیسے اس کے ہونے کا یقین کررہا ہو۔۔۔۔

پھر اس کی طرف دیکھا۔۔۔

ماہین شرم اور گھبراہٹ سے لال ہورہی تھی۔۔۔۔۔۔

سالار نے اس کے ماتھے پر بوسہ دے کر اسے خود سے الگ کیا۔۔۔

تم یہاں۔۔۔۔۔۔۔؟

سالار نے ماہین سے کچھ کہنا چاہا مگر پیچھے جمی کو دیکھ کر وہ خاموش ہوگیا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ماہی مال میں آگ لگنے کے ڈر سے بے ہوش ہوگئی تھی۔۔۔۔اور اتفاق سے اس وقت میں بھی وہیں تھا۔۔۔تو ماہی کو ساتھ لیے سیفلی باہر نکل آیا۔۔۔

جمی بولا۔۔۔

اس کا لفظ لفظ سالار کے آگ لگا رہا تھا۔۔

ماہین چلو۔۔۔۔سب انتظار کررہے ہونگے گھر میں۔۔۔۔

جمی کو اگنور کرتے سالار نے کہا۔۔۔اور کہتے ساتھ ہی ماہین کا ہاتھ پکڑے گھر سے باہر نکل گیا۔۔۔

بھابھی اللہ کا شکر ہے کہ آپ ٹھیک ہیں۔۔۔ورنہ ہماری تو جان ہی نکل گئی تھی۔۔۔اور سالار بھائی۔۔۔۔وہ تو۔۔۔۔۔

پٹر پٹر بولتی وجیہہ کو سالار کی گھوری نے چپ کرایا۔۔

بیٹا۔۔۔کبھی دوسروں کو بھی موقع دے دیا کرو۔۔شاباش اٹھو جاؤ۔۔۔۔شکورا کو کہو کہ لال مرچے لے کر آئے۔۔میں اپنے بچوں کی نظراتاروں۔۔۔

سالار کی مام(فصیحہ بیگم)نے کہا۔۔۔

نظراتارنے کے بعد فصیحہ بیگم بولیں۔۔

ماہین جاؤ۔۔۔شاباش بیٹا۔۔۔اب تم آرام کرو۔۔۔پھر آگے ویسے بھی بہت تھکن کے دن آنے والے ہیں۔۔۔جاؤ شاباش۔۔۔۔

ماہین کے جاتے ہی وہ اپنی دیورانی کی طرف مڑیں۔۔

صباحت مہوش کہاں ہے؟

بھابھی۔۔وہ صبح گئی تھی نا اپنی فرینڈز کے ساتھ تو اب رات تک ہی آئے گی۔۔۔

صباحت دیکھو برا مت ماننا۔۔۔میں جانتی ہوں کہ وہ اب شام تک نہیں۔۔۔رات تک آئے گی۔۔۔برا نا ماننا۔۔۔پر صباحت اتنی ڈھیل اچھی نہیں ہوتی ہے۔۔۔اور مہوش فطرتاً بھی ضدی طبیعت کی ہے۔۔۔کل کو پرائے گھر

جاکر گھر بسانا ہے اس نے۔۔۔

فصیحہ بیگم انہیں سمجھاتے ہوئے بولیں۔

لڑکیاں ان لوگوں کو آپس میں بات کرتا دیکھ کر کھسک گئیں تھیں۔۔

جی بھابھی۔۔۔۔میں سمجھ رہی ہوں۔۔۔۔پر آپ نے اور بھائی صاحب نے بھی کچھ اچھا نہیں کیا میری بیٹی کے ساتھ۔۔۔۔آپ لوگوں نے کتنی جلدی اور کتنی آسانی سے ماہین کو مہوش کی جگہ قبول کرلیا۔۔۔میری بیٹی کا بہت دل ٹوٹا ہے۔۔۔صباحت بیگم نے شکوہ کیا۔۔

صباحت میرے لیے سب بچے برابر ہیں۔۔۔۔مجھے افسوس ہوا تھا مہوش کے لیے۔۔۔جب مجھے ماہین کے بارے میں پتا چلا تھا۔۔۔پر یہ تو نصیب کی بات ہے

نا۔۔۔۔کیا پتا اللہ نے ماہین کے ساتھ سالار سے بہتر کوئی جوڑ رکھا ہو۔۔۔۔

فصیحہ بیگم نے سمجھاتے ہوئے کہا۔

بلکل۔۔۔۔ٹھیک کہا آپ نے۔۔۔۔اور مجھے اس بات کا بلکل غم نہیں۔۔۔۔بھئی۔۔۔۔میرے لیے بھی ہوگا کوئی مسٹر پرفیکٹ۔۔۔۔مل جائے گا جب ملنا ہوگا۔۔۔۔سو مام ڈونٹ وری۔۔۔۔۔اور ہاں میری تائی امی کو کچھ نہیں کہا کریں۔۔۔۔تائی امی مجھ سے بہت پیار کرتی ہیں۔۔۔۔ہیں نا تائی امی؟

مہوش نے پہلے صباحت بیگم کے گلے میں بانہیں ڈال کر کہا۔۔

اور پھر فصیحہ بیگم کے پاس بیٹھ کر ان سے پوچھنے لگی۔۔۔

بلکل۔۔۔میری جان ہو تم تو۔۔۔

ان کی بات پر مہوش مسکرائی۔۔

مگر دل نے قہقہہ لگایا۔۔۔

تائی امی میرا نصیب تو آپ کا بیٹا ہی بنے گا۔۔۔

ماہین لیٹی چھت کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

برابر سالار لیٹا سو رہا تھا۔۔۔

بھابھی اللہ کا شکر ہے آپ ٹھیک ہیں۔۔۔ورنہ ہماری تو جان ہی نکل گئی تھی۔۔۔اور

سالار بھائی۔۔۔وہ تو۔۔۔۔۔۔

وجیہہ کا کہنا ماہین کو یاد آیا۔۔۔

وہ ایک دم اٹھ بیٹھی۔۔۔

آنکھوں سے آنسو ایک دم بہنا شروع ہوگئے۔۔۔

اسے وہ لمحہ یاد آیا۔۔۔

جب وہ اور سالار پہلی دفعہ ملے تھے۔۔۔

پھر وہ لمحہ جب انکا نکاح ہوا تھا۔۔۔۔

وہ رو رہی تھی۔۔۔

اسے بوا کا کہنا یاد آیا۔۔۔

تو بیٹا یہ جو نکاح ہوتا ہے نا وہ صرف کاغذات پر دستخط کردینے یا پھر تین مرتبہ قبول ہے قبول ہے بول دینے تک ہی محدود نہیں ہوتا۔۔۔اس رشتے میں بڑی طاقت ہوتی ہے۔۔۔کیونکہ اللہ کے نزدیک بہت ہی قابل احترام اور قابل محبت رشتہ ہے۔۔۔اللہ اس رشتے میں محبت و احترام خود ہی ڈال دیتا ہے۔۔۔تم بھی صبر کرو۔۔۔تمہارے دل میں بھی اسکی محبت ڈال دے گا۔۔۔

پھر اسے جمی کا کہنا یاد آیا۔۔۔جب وہ اسکے فلیٹ پر تھی۔۔۔

تو اس نے پوچھا تھا۔۔۔

ماہی۔۔۔کیا سالار مصطفی تم سے محبت کرتا ہے۔۔۔؟؟

اللہ نے اس کے دل میں تو محبت تو اسی وقت ڈال دی تھی۔

اور سالار۔۔۔۔۔؟

ہچکیوں کی آواز پر سالار کی آنکھ کھلی تو اس نے ساتھ بیٹھی ماہین کو روتے دیکھا۔۔

وہ فوراً سے اٹھ بیٹھا۔۔۔

ماہین۔۔۔۔۔۔!سالار کی آواز پر اس نے سر اٹھایا۔۔۔

پورا چہرا آنسوؤں سے تر تھا۔۔۔

ماہین کیا ہوا؟؟؟

سالار نے ذرا قریب ہوکر فکرمندی سے پوچھا۔۔

تم۔۔۔۔۔آپ۔۔۔۔۔۔م۔۔مجھے چھوڑ دوگے نا۔۔؟؟؟

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ روتے ہوئے بولی۔۔۔

سالار نے کچھ نہیں کہا۔۔۔

بس چپ چاپ کچھ پل اسے دیکھتا رہا۔۔۔

پھر آگے بڑھ کر اسے گلے لگا لیا۔۔۔

وہ اور بلک بلک کر رونے لگی۔۔۔

کیا آپ۔۔۔۔ڈو یو لو می؟؟

روتے روتے ہچکیوں کے درمیان بڑی مشکلوں سے اس نے پوچھا۔۔۔

اس کے سوال پر سالار نے نظر بھر کر اسے دیکھا۔۔اور اسکا ہاتھ پکڑا۔۔

اگر یہ سوال تم مجھ سے پہلے پوچھتی۔۔۔تو میں کہتا کہ۔۔آئی ہیٹ یو۔۔مس ماہین ذوالفقار۔۔۔پر اب۔۔سالار مصطفی۔۔۔ماہین سالار کے عشق میں گرفتار ہوچکا ہے۔۔۔پتا نہیں کب۔۔کیسے۔۔۔مجھے یہ لگنے لگا ہے۔۔کہ ماہین سالار آئی کانٹ لو وڈ آؤٹ یو۔۔آئی ایم ان لو وِد یو۔۔

دھیمے دھیمے رک رک کر کہتے وہ ماہین کو گلے لگا چکا تھا۔۔

مجھے سمجھ نہیں آتا۔۔

کہ یہ محبت کیسا جذبہ ہے۔۔

جو یک دم سے پیدا ہوجاتا ہے۔۔

دل ایک دوسرے کے لیے دھڑکنے لگ جاتے ہیں۔۔

انا ختم ہوجاتی ہے۔۔

دل کا حال بتانا تھا انکو۔۔

اور یہ بتانے بتانے میں ہی زمانے بیت گئے۔۔

از زون شاہ

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ماہین۔۔۔بیٹا۔۔جاؤ جاکر دیکھو ماریہ ریڈی ہے؟۔۔اور وجیہہ کو دیکھو وہ کہاں ہے۔۔۔؟

آج عاشر اور ماریہ کا نکاح تھا۔۔

سب تیاریوں میں بزی تھے۔۔

ماہین ماریہ کے کمرے میں پہنچی تو ماریہ بیڈ پر تیار بیٹھی سوچوں میں گم تھی۔۔

ماریہ۔۔۔کیا سوچ رہی ہو۔۔؟

ماہین نے پیار سے ماریہ کے پاس بیٹھ کر پوچھا۔

بھابھی مجھے ڈر لگ رہا ہے۔۔۔بہت زیادہ۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ ڈرے ڈرے لہجے میں بولی۔۔۔

ماہین سمجھ رہی تھی اس کی کیفیت۔۔۔

بھابھی کی جان۔۔ڈرنے کی کیا بات ہے۔۔۔پھپھو۔۔پھپھا بھی آگئے ہیں۔۔ابھی تھوڑی دیر میں۔۔۔مولوی صاحب بھی آتے ہوں گے۔۔۔پھر نکاح ہوجائے گا۔۔اور عاشر کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں۔۔۔وقت کے ساتھ ساتھ وہ نارمل ہوجائے گا۔۔

وہ بہت پیار سے ماریہ کو سمجھا رہی تھی۔۔۔

ہمم۔۔۔اچھا بھابھی۔۔۔مام ڈیڈ آگئے ہیں تو مجھے ملنے کیوں نہیں آئے؟

ماریہ بولی۔۔

وہ ابھی ابھی آئے ہیں۔۔۔نیچے مام سے مل رہے ہیں۔۔

بھابھی آپ کو پتا ہے۔۔۔ہم نا شروع سے ایسے ہی ہیں۔۔۔ماموں ممانی کے ہاں ہی رہتے ہیں۔۔۔برابر میں ہی گھر ہے لیکن ماموں ممانی کے ہاں رہتے ہیں۔۔۔صرف کسی کام سے ہی اپنے گھر جاتے ہیں۔۔

آخری جملہ اس نے ہنستے ہوئے بولا تھا۔۔۔

ارے۔۔۔ارے آپی آپ تیار ہوگئی ہیں۔۔۔تو ساتھ ایک سیلفی لے لیتے ہیں۔۔۔آجائیں بھابھی۔۔

وجیہہ کمرے میں آتے شروع ہوگئی تھی۔۔۔

اچھی سی سیلفی لے کر وہ ذرا پیچھے ہوئی۔۔

آپی ذرا مسکرائیں۔۔۔۔آپ کی ایک سیپریٹ پکچر بھی لے لوں۔۔۔۔

اب یہ پکچر میں عاشر بھیا کو بھیجوں گی۔۔۔

وجیہہ آنکھ مارتی وہاں سے بھاگ گئی۔۔

ماریہ کا چہرہ ایک دم بجھا تھا۔۔

اس سے پہلے وہ کچھ بولتی۔۔۔کہ ماریہ کے پیرنٹس وہاں آ گئے تھے۔۔۔

وہ ان سے ملنے لگی۔۔۔۔۔

ماہین بھی کام دیکھنے کا کہہ کر وہاں سے باہر آ گئی۔۔

عاشر تم میرے ساتھ ایسا نہیں کرسکتی۔۔۔تم اس لڑکی سے نکاح کیسے کرسکتے ہو۔۔۔تم تو مجھ سے پیار کرتے ہو نا۔۔۔

عاشی میں خود بھی یہ نکاح نہیں کرنا چاہتا۔۔پر میں موم ڈیڈ کو بھی ناراض نہیں کرسکتا۔۔۔

عاشر پر طیش اور دبے دبے لہجے میں بولا۔۔۔

عاشر۔۔۔بٹ میں تمہارے بغیر نہیں رہ سکتی۔۔۔۔پلیز ڈونٹ ڈو دس ٹو می۔۔۔میں مر جاؤں گی۔۔۔پلیز کچھ کرو۔۔۔اپنے پیرنٹس کو سمجھاؤ۔۔۔۔

وہ تقریباً روتے ہوئے بول رہی تھی۔۔

عاشر نے فون کاٹ دیا۔۔۔

اور سر ہاتھوں میں دیے بیٹھ گیا۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عاشر تم اب وہی کروگے جو میں کہوں گی۔۔۔میری تین سالوں کی محنت ہے۔۔۔اتنے سال تم پر محنت کی۔۔۔اور اب جب پھل ملنے کاوقت آیا ہے۔۔تو تمہیں اتنی آسانی سے کسی اور کی جھولی میں جا کر گرنے دوں۔۔۔کبھی نہیں۔۔۔کبھی بھی

نہیں۔۔۔

عائشہ پیر جلی بلی کی طرح۔۔۔کمرے میں ادھر سے ادھر چکر لگا رہی تھی۔۔۔۔

عائشہ کی نظر صرف اور صرف عاشر کی دولت پر تھی۔۔

عائشہ نے موبائل اٹھایا۔۔

میسج سینڈ کیا عاشر کو۔۔۔

اور موبائل سائیڈ پر پھینکتی مسکراتی ہوئی آنکھیں بند کر گئی۔۔

وہ سر پکڑے بیٹھا تھا۔۔۔ٹن ٹن کی آواز پر اس نے موبائل اٹھایا۔۔آیا ہوا میسج پڑھ کر وہ سوچ میں پڑ گیا۔۔۔

نکاح کی سب تیاریاں مکمل ہوچکی تھیں۔۔۔۔

اور اب وہ سب کاموں سے فارغ ہوکر اپنے روم میں تیار ہو رہی تھی۔۔۔

لال ساڑھی۔۔۔

گولڈن جھمکے۔۔۔

اور میچنگ کے لائیٹ میک اپ میں وہ بہت حسین لگ رہی تھی۔۔

یہ وہ ڈریس تھا جو صبح سالار نے ملازمہ کے ہاتھ بھجوایا تھا۔۔

وہ ڈریسنگ سے اسٹیرنز اٹھا کر بال اسٹیریٹ کرنے لگی۔۔

بال اسٹیریٹ کرنے کے بعد وہ بیڈ پر بیٹھ کر ہیلرز پہننے لگی۔۔۔

ابھی وہ جھک کر پہن ہی رہی تھی کہ اسے اپنے پیروں پر اپنے علاوہ دو ہاتھ اور دکھائی دیے۔۔

اس نے جھٹکے سے سر اٹھایا۔۔

وہ سالار تھا۔۔

تھری پیس سوٹ میں وہ کوئی شہزادہ معلوم ہورہا تھا۔۔

اٹھی ہوئی ناک اسے مغرور بنا رہی تھی۔۔۔

سالار نے ایک نظر اٹھا کر اسے دیکھا۔۔

اسکے ہاتھ اسکے پاؤں سے ہٹائے۔۔۔۔

اپنی جیب میں ہاتھ ڈالا اور جیب سے سرخ مخملی لمبی ڈبیا نکالی۔۔۔

کھولی اور اس میں سے گولڈن چمکتی ہوئی پائل نکالی۔۔۔

ڈبا ماہین کی گود میں رکھا۔۔

اور اس کا پیر اپنی گود میں رکھا۔۔۔

اس میں پائل پہنائی۔۔۔

اور جھک کر اسکے پاؤں پر موجود پائل پر اپنے لب رکھ دیے۔۔۔

ماہین کے آنکھ سے آنسو کا قطرہ ٹپکا تھا۔۔۔

جس کو اس نے اگلے ہی پل اپنے ہاتھ سے پونچھ ڈالا تھا۔۔۔

دوسرے پاؤں پر بھی پائل پہنائی۔۔۔اور اسکے دونوں ہاتھ تھام لیے۔۔۔

میں اپنی محبت کی زنجیریں تمہارے قدموں میں ڈال چکا ہوں۔۔۔انکو توڑنے کی کوشش کروگی۔۔۔۔اپنے ہی ہاتھوں اور پیروں کو زخمی کروگی۔۔۔میری محبت کی قید میں جب تک رہوگی۔۔۔۔خوش و مطمئن رہوگی۔۔۔یہ میرا تم سے وعدہ ہے۔۔۔

وہ دھیمے دھیمے۔۔۔نرم لہجے میں کہتا اسے اپنی محبت کا احساس دلا رہا تھا۔۔

اور وہ اس مغرور شہزادے کو دیکھ رہی تھی۔۔۔جو اسکا تھا اب۔۔۔۔۔

اس کے ساتھ آکر بیٹھنے پر وہ مطمئن سی اس کے کندھوں پر سر رکھے آنکھیں

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

موند گئی۔۔۔

مولوی صاحب اور سب مہمان آچکے تھے۔۔۔

ماہین ماریہ کو لیے اسٹیج پر پہنچی۔۔۔۔

نکاح کا انتظام ان کے لان میں ہوا تھا۔۔۔

اسکو وہاں بٹھایا گیا تو ایک پل کو اسکی نظریں ساتھ بیٹھے عاشر سے ٹکرائیں۔۔۔

کچھ تو تھا اسکی نظروں میں جو اسے پل بھر کو ساکت کردیا تھا۔۔۔

وہ اب بھی ساکت تھی کہ مولوی صاحب نے نکاح پڑھانا شروع کردیا۔۔۔

کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟؟

مولوی صاحب کے پوچھنے پر بھی وہ کچھ نا بولی تو ساتھ بیٹھی ماہین نے اسکا کندھا ہلایا۔۔۔

وہ چونکی۔۔۔۔۔۔

مولوی صاحب نے دوبارہ دہرایا تو وہ بولی۔

قق۔۔۔قبول۔۔۔ہے۔۔

قبول ہے؟

قبول ہے۔۔

قبول ہے؟

قبول ہے۔۔

ماریہ سے فارغ ہوکر مولوی صاحب نے عاشر سے پوچھا۔

کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟؟؟

وہ چپ رہا۔۔۔تو انہوں نے دوبارہ پوچھا۔

قبول ہے؟

صباحت بیگم نے اسکا کندھا ہلا کر جواب دینے کا کہا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پر وہ جواب دیے بغیر اٹھا اور وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔

اسکے جاتے ہی لوگوں نے چہ مگوئیاں شروع کردیں۔۔۔

امی۔۔۔۔۔۔اپنی ماں کو دل تھام کر گرتا دیکھ کر ماریہ اور وجیہہ انکی طرف لپکیں۔۔۔۔

انکو ہاسپٹل لے جایا گیا۔۔۔

وہ آئی سی یو کے باہر لٹی پٹی حالت میں بیٹھی وہ اپنی ماں کے لیے دعائیں کررہی تھی کہ سامنے سے آتے عاشر کو دیکھ کر وہ جھٹکے سے اٹھی تھی۔۔

پھپھی کی طبیعت کا سن کر وہ فوراً ہاسپٹل پہنچا تھا کہ سامنے سے آتی ماریہ نے جھٹکے سے اسکا گریبان پکڑا۔۔۔

اگر میری مام کو کچھ ہوا نا۔۔۔تومیں تمہاری جان لے لوں گی۔۔۔

دھاڑتے ہوئے وہ اسکی بانہوں میں گری تھی۔۔

وہ اپنے کمرے میں ہاتھوں میں سر دیے بیٹھا ہوا تھا۔۔۔۔

ماریہکا غرانا۔۔

اور پھر اسکی بانہوں میں بےہوش ہوجانا بار بار اسکے ذہن کے پردے پر کسی فلم کی طرح چل رہا تھا۔۔۔

جو کچھ میں نے عائشہ کے کہنے پر کیا۔۔۔کیا مجھے وہ نہیں کرنا چاہیے تھا۔۔۔

وہ خود سے بولا تھا۔۔۔

یا اللہ میں کیا کروں۔۔۔؟؟

وہ بے بسی سے چیخا تھا۔۔۔

وہ پچیس سالہ مضبوط مرد آج بےبس ہورہا تھا۔۔۔اسے سمجھ نہیں آرہا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تھا۔۔۔کہ جب وہ عائشہ سے محبت کرتا ہے تو بار بار وہ ماریہ کے خیال آنے پر تڑپ کیوں رہا ہے۔۔۔

عاشر بھائی۔۔۔عاشر بھائی۔۔۔

وجیہہ چیختے ہوئے کمرے میں داخل ہوئی۔۔۔

اسے بیڈ پر بیٹھے دیکھ کر وہ فوراً سے اسکے قریب پہنچی۔۔

آپ۔۔۔آپ یہاں بیٹھے ہیں۔۔۔اور آپکی وجہ سے میری آپی ممم۔۔۔موت کے دوراہے پر کھڑی ہیں۔۔۔نا وہ جی رہی ہیں۔۔۔نا مر رہی ہیں۔۔۔بس تکلیف میں ہیں۔۔آپ ذمے دار۔۔۔ہیں اس سب کے۔۔۔میں آپکو معاف۔۔۔نہیں کرونگی۔۔۔کبھی بھی نہیں عاشر بھائی۔۔۔۔

وہ روتے روتے بول رہی تھی۔۔۔

اس کی آوازیں سن کر معاذ بھی کمرے میں آگیا تھا۔۔۔

اور زمین پر بیٹھتی وجیہہ کو تھاما تھا۔۔۔

معاذ۔۔۔۔۔یہ۔۔۔۔وجیہہ کیا کہہ رہی ہے۔۔۔کیا ہوا ہے ماریہ کو؟؟

عاشر نے معاذ سے پوچھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

معاذ نے اس کے سوال پر اس کی طرف دیکھا۔۔۔

عاشر۔۔۔یار یہ تو نے کیا کردیا؟

ہوا کیا ہے ماریہ کو بتاؤ تو سہی۔۔۔؟؟؟؟

نروس بریک ڈاؤن۔۔۔۔اور شدید ذہنی دباؤ کی وجہ سے وہ کومے میں چلی گئی۔۔

وہ دھیمے سے بولا۔۔۔اسکی بات پر عاشر لڑکھڑایا۔۔

اس پر ایک نظر ڈال کر معاذ وجیہہ کو لیے اسکے کمرے سے نکل گیا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ماریہ کی ماں کی طبیعت بہتر ہوگئی تھی۔۔

لیکن ماریہ کی طبیعت کا سن کر وہ بہت پریشان تھیں۔۔

وجیہہ اپنی جگہ ماریہ کے لیے دعاؤں میں مصروف تھی۔۔۔

سالار اور ماہین ماریہ کے ساتھ ہسپتال میں ہی تھے۔۔

مہوش عاشر کے پاس آئی۔۔۔

عاشر کمرے میں لائٹس آف کیے بیٹھا ہوا تھا۔۔۔

بھائی۔۔۔۔وہ ہلکے سے بولی۔

لائٹس آن کرتے وہ اندر آئی۔۔۔

عاشر کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔۔

بھائی۔۔۔آپ نے ایسا کیوں کیا؟؟ماریہ بہت اچھی ہے بھائی۔۔۔میری اس سے کبھی خاص دوستی نہیں رہی لیکن بھائی۔۔۔لیکن وہ بہت اچھی ہے۔۔

مہوش نے عاشر پر نظر ڈالی جو نظر جھکائے اسے سن رہا تھا۔۔

بھائی۔۔۔آپکو پتا ہے۔۔۔بچپن سے میری اور سالار کی بات طے تھی۔۔۔مم۔۔۔۔میں اس سے محبت۔۔۔کرتی تھی۔۔۔(یہ کہتے ہی اس نے گال پر ٹپکتے ایک آنسو کو پونچھا تھا)لیکن پھر ماہین آگئی۔۔۔مجھے اس سے نفرت ہوگئی تھی۔۔کیونکہ اس ن۔۔۔نے میری محبت کو مجھ سے دور کردیا تھا۔۔۔سالار کو مجھ سے چھین لیا تھا۔۔۔

عاشر نے ایک نظر اپنے سے ایک سال چھوٹی بہن کو دیکھا۔۔

جو شاید زندگی میں پہلی دفعہ اس سےکچھ شیئر کررہی تھی۔۔

اتنی دفعہ دل چاہاکہ ماہین کی جان لےلوں۔۔۔یا ان دونوں کے بیچ نفرت پیدا کردوں۔۔۔پر میں کبھی کچھ کر ہی نہیں پائی۔۔۔پتا ہے کیوں؟کیونکہ میری مام نے

میری تربیت ایسی نہیں کی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کہہ کر اس نے گہری سانس بھری۔۔۔۔

عاشر نے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا۔۔۔۔

جیسے اسے ہمت دی ہو۔۔۔

لیکن اب میں قبول کرچکی ہوں حقیقت کو۔۔۔۔وہ میری قسمت میں نہیں تھا۔۔۔یا تو وہ میرے لیے اچھا نہیں تھا۔۔یا میں اسکے لیے اچھی نہیں تھی۔۔۔یا تو وہ میرے

قابل نہیں تھا۔۔۔یا میں اسکے قابل نہیں تھی۔۔۔

آنسوؤں کو روکتی وہ اٹھی اور کمرے سے چلی گئی۔

اور وہ پیچھے بند ہوتے دروازے کو دیکھتا رہ گیا۔۔۔

وجیہہ معاذ کے ساتھ ہسپتال آئی ہوئی تھی۔

ماریہ سے بات کرنے۔۔۔۔اس سے التجا کرنے۔۔۔۔

اسے یہ بتانے کے اس کا یوں روٹھنا۔۔۔۔سب کو کتنا تکلیف دے رہا ہے۔۔۔

مگر سب بے سود تھا۔۔۔۔

وہ جس سے روٹھی تھی۔۔۔

وہ بے خبر۔۔۔باخبر ہو کر بھی منانے نا آیا تھا۔۔

وہ اس کا انتظار طویل کررہا تھا۔

شکر۔۔۔عاشر نے انکار کردیا۔۔۔عین نکاح کے وقت۔۔۔ورنہ میری سالوں کی محنت پر پانی پھر جاتا۔۔

عاشر اپنی پریشانی و الجھن شئیر کرنے عائشہ کے گھر آیا تھا۔۔

دروازہ کھلا دیکھ کر وہ اندر داخل ہوتا چلا گیا۔۔

لیکن پھر ڈرائینگ روم سے آتی آوازیں سن کر اسے رک جانا پڑا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اندر کمرے سے آتی عائشہ کی آواز اس پر اس کی اوقات واضح کررہی تھی۔۔

ویسے یہ عاشر فیضان سے بھی بڑی پارٹی ہے۔۔۔

کسی دوسری لڑکی کی آواز آئی۔۔۔

وہی تو۔۔۔جبھی تو اتنے سالوں سے اسکے پیچھے پڑی ہوں۔۔۔ورنہ تم تو جانتی ہو کہ عائشہ کسی پر اتنے سال ضائع نہیں کرتی۔۔

وہ اور بھی بہت کچھ کہہ رہی تھی۔۔۔

مگر جو وہ سن چکا تھا وہ اس کے لیے کافی تھا۔۔

اسکا بس نہیں چل رہا تھا کہ سب کچھ فنا کردے۔۔۔۔

اتنے سال سے وہ صرف اور صرف ایک لڑکی کے ہاتھوں کا کھلونا بنا رہا۔۔۔

وہ گاڑی ڈرائیو کرتا ہسپتال جارہا تھا۔۔

بس اسے اب اور دیر نہیں کرنی تھی کہ ماریہ امید چھوڑ بیٹھے اس کے آنے کی۔۔۔۔

لیکن آج ایک بار پھر وہ ایک اور غلطی کرنے جارہا تھا۔۔

ایسی غلطی جس کا خمیازہ اسے ساری زندگی بھگتنا تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ماہین بی بی۔۔۔آپ سے کوئی ملنے آیا ہے۔۔۔ملازمہ نے اسکے کمرے میں آکر اطلاع دی تھی۔۔

کون؟۔۔۔کون آیا ہے؟

ماہین بال برش کرتی مصروف سے بولی۔۔

بی بی جی۔۔۔۔کوئی جمی صاحب ہیں۔۔۔۔

جمی؟۔۔۔اچھا اس کو بٹھاؤ تم میں آتی ہوں۔۔

ماہین اسکو بول کر الماری سے کپڑے نکال کر چینج کرنے چلی گئی۔۔چینج کر کے

وہ نیچے آئی تو جمی بیٹھا ہوا تھا۔۔اسکے آتے ہی وہ کھڑا ہو گیا۔۔

اسلام و علیکم۔۔۔

جمی نے حیرت سے ماہین کی طرف دیکھا۔۔

سر پر اسکارف کندھوں پر پھیلا ڈوپٹہ۔۔۔

اور پھر اسکا سلام کرنا۔۔۔

ہیے!۔۔۔۔کیسی ہو ماہی؟اتنی بدل گئی ہو۔۔۔

کہتے ہوئے وہ اسکی طرف بڑھا تھا۔

گلے ملنے کے لیے۔۔۔۔۔

لیکن ماہین نے ہاتھ کے فاصلے سے دور ہی روک دیا۔۔۔

وہ جھینپ کر پیچھے ہو گیا۔۔۔

بیٹھو۔۔۔۔

ماہین کے کہنے پر وہ بیٹھا۔۔۔

اس کے ساتھ ہی سامنے صوفے پر ماہین بیٹھی۔

ماہی۔۔۔میں جانتا ہوں تم خوش نہیں ہو۔۔۔اور میں تمہیں ناخوش دیکھ نہیں

سکتا۔۔محبت کا میں دعوا نہیں کرونگا۔۔ورنہ تم مجھے گزرے دنوں کا طعنہ ماروگی۔۔۔

کہہ کر اس نے گہری سانس بھری۔۔اور ماہین کے تاثرات جانچنے کی کوشش کی۔۔۔

جو کہ بلکل سپاٹ تھے۔۔۔

تمہارے ساتھ کھڑا ہوں۔۔۔سالار جیسے شخص کے ساتھ رہ کر تمہیں اب اپنی زندگی برباد کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔۔۔تم اپنا سامان پیک کرلو۔۔۔اور چلو میرے ساتھ۔۔۔۔یہاں سے سیدھا ہم کورٹ جائیں گے۔۔۔ہم خلع کا کیس دائر کروائیں گے۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کہتے ہوئے جمی کی نظر اٹھی۔۔۔

اور سامنے دروازے پر کھڑے سالار پر پڑی جس کے تاثرات بخوبی اس بات کا پتا دے رہے تھے کہ وہ اس کی ساری باتیں سن چکا تھا۔۔۔

اور غلط فہمی کا شکار ہوچکا ہے۔۔

اور ماہین اس بات سے بے خبر تھی۔۔۔

سالار میرا شوہر ہے۔۔۔اور میں اپنے شوہر سے بہت محبت کرتی ہوں۔۔۔تمہاری کی ہوئی بکواس آج تو میں نے سن لی مگر آئندہ اس طرح کی

کوئی بھی بکواس ہماری دوستی پر بہت گہرا اور برا اثر چھوڑ سکتی ہے۔۔۔اور ہاں۔۔ایک بات یاد رکھنا جمی۔۔اگر کبھی مجھے لگا کہ ہماری دوستی۔۔سالار اور میرے رشتے کے بیچ آرہی ہے۔۔۔۔تو میں اپنے اورسالار کے رشتے کے لیے اس دوستی کی قربانی دینے میں لمحہ نہیں لگاؤنگی۔۔۔۔بیکوز۔۔آئی لو ہم ویری مچ۔۔اور اس کی محبت میرے اللہ نے میرے دل میں ڈالی ہے۔۔میرے محرم کی محبت۔۔۔

وہ متانت بھرے انداز میں اپنے جذبوں کو زبان دی تھی۔۔

اوکے۔۔۔ماہی۔۔۔آئی وش کہ تم خوش رہو۔۔اور چلو اب میں چلتا ہوں۔۔۔

وہ شاید ہار گیا تھا۔۔ماہین کے طاقتور جذبوں نے اسکے کمزور ارادوں کو شکست دے دی تھی۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

عاشر ہسپتال پہنچا۔۔۔روم نمبر پتا کرکے وہ ماریہ تک پہنچا تھا۔۔وجیہہ اسے دیکھ کر چونکی تھی۔۔پر کمرے سے چلی گئی تھی۔۔۔

اب وہ اور ماریہ تھے اور گہرا سناٹا۔

جس کو اسکی آواز نے توڑا۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ماریہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اتنا دھیمے بولا تھا کہ اس کے خود کے کانوں نے بھی بمشکل سنا تھا۔۔

ماریہ مجھے معاف کردو۔۔۔

اب کے وہ اسکے پاس بیٹھا اور اسکا ہاتھ تھاما۔۔

میں نے تمہیں بہت دھتکارا۔۔۔کتنی دفعہ تمہاری محبت کی تذلیل کی۔۔۔پر ماریہ

تمہاری محبت بہت طاقتور تھی۔۔۔جس نے مجھے گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کردیا۔۔۔

اسکی ایک آنسو کا قطرہ بہہ کر اس کے اپنے ہاتھ میں موجود ماریہ کے ہاتھ پر ٹپکا تھا۔۔

ماریہ مجھے معاف کردو۔۔۔اور مجھے یہ حق دے دو کہ میں تم کو اپنا دل چرانے کی سزا دے دوں۔۔۔

وہ اس کے ہاتھ چومتے ہوئے ہوئے بولا تھا۔۔

میں نے آپ کو معاف کیا عاشر مرتضی۔۔۔

ماریہ کی آواز پر اس نے جھٹکے سے سر اٹھایا۔۔

دونوں کی نظریں ملیں۔۔۔۔

ایک کی نظروں میں کچھ پالینے کی خوشی تھی۔۔۔

دوسرے کی نظروں میں کچھ جیت لینے کا اطمینان تھا۔۔

آپ کی اتنی بے رخی اور بے اعتنائی کے باوجود۔۔۔میں آپ سے محبت کرنا نا چھوڑ پائی۔۔۔آپکے لاکھ دھتکارنے کے باوجود تمہارے لیے میری محبت میں کمی نا آئی۔۔۔عاشر میں اپنے آپکو ابھی بہت خوش نصیب محسوس کررہی ہوں۔۔آپکے اقرار نے میری روح کو مطمئن کردیا ہے۔۔۔بالآخر میری بدنصیب محبت جیت گئی۔۔۔لیکن عاشر۔۔۔محبت نے میری جیتنے میں بہت دیر کردی ہے۔۔کیونکہ میرا وقت آچکا ہے۔۔۔میرے رب کا میرے لیے بلاوا آچکا ہے۔۔۔پر میں بہت خوش ہوں عاشر۔۔۔کہ مم۔۔۔میں ججج۔۔۔جاتے ہوئے تمہاری۔۔۔محبت۔۔۔کا مان ساتھ لے کر۔۔۔جارہی ہوں۔۔۔خ۔۔۔خدا حافففظ۔۔

آخری جملہ لڑکھڑا کر کہتے ہوئے وہ ساکت ہوچکی تھی۔۔۔

اور وہ بیٹھا اس کے لفظوں میں کھویا ہوا تھا۔۔

پیچھے کمرے میں داخل ہوتی وجیہہ نے ماریہ کے بےجان وجود کو دیکھ کر چیخ ماری۔۔۔

آپی۔۔۔۔۔۔

جمی کے جانے کے بعد وہ کمرے میں آئی۔۔۔

تو کمرے کا حشر دیکھ کر دنگ رہ گئی۔۔۔

بیڈ پر اسکا سوٹ کیس رکھا ہوا تھا۔۔اور سالار اس میں اس کے کپڑے ٹھوس رہا تھا۔۔

سالار۔۔۔۔یہ کیا کررہے ہیں آپ؟؟؟

وہ فوراً سے آگے بڑھی۔۔اور اسکا ہاتھ تھام کر اسے روکا تھا۔۔پر وہ رکا نہیں۔۔

دھیرے سے اپنے ہاتھ پر سے ماہین کا ہاتھ ہٹا کر پھر سے اپنے کام میں مشغول ہوگیا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا ہوگیا ہے آپ کو؟

وہ ایک دفعہ پھر اسکا کندھا جھنجھوڑ کر بولی۔۔

مجھے کچھ نہیں ہوا۔۔وہ تم جارہی ہو اپنے اس سو کالڈ دوست کے ساتھ تو میں نے سوچا تمہارا بیگ پیک کردوں۔۔۔

وہ اپنے کام میں مصروف دھیمے مگر ٹھنڈے لہجے میں بولا۔۔۔

اب کہ وہ تھمی۔۔۔۔

بے یقینی سے اس کی آنکھیں پھیلیں۔۔۔

واقعی؟۔۔۔آپ کی نظر میں۔۔۔میں اتنی بےاعتبار ہوں؟

وہ بے یقین سی تھی۔۔۔

مگر اگلے ہی پل وہ آگے بڑھی سالار کے ہاتھ سے اپنا سوٹ کیس جھپٹا اور سوٹ کیس بند کرتے ہوئے بولی۔۔

اگر ایسی ہی بات ہے نا سالار مصطفیٰ۔۔۔تو واقعی مجھے چلے جانا چاہیے۔۔۔میں اپنی ساری زندگی آپکو اپنی محبت کا یقین دلاتے ہوئے نہیں گزار سکتی۔۔۔۔

وہ بولتی ہوئی اپنی الماری کی طرف بڑھی۔۔۔چادر نکالی۔۔۔کندھوں پر ڈالی۔۔۔اپنے آنسو پونچھے۔۔۔اور اپنا سوٹ کیس گھسیٹتی دروازے کی طرف بڑھنے لگی۔۔

مگر اگلے ہی پل سالار اسکا ہاتھ تھام کر اسے روک چکا تھا۔۔

مجھ بےوقوف کو یوں تنہا چھوڑ کر چلی جاؤ گی؟؟

وہ اسےاپنے قریب کرتے ہوئے بولا تھا۔۔

ہاں۔۔۔میں چلی جاؤں گی۔۔۔

وہ روتے ہوئے بھاری آواز میں بولی۔۔۔

اسکی بات پر مسکراتے ہوئے وہ اسے اپنے سینے سے لگا چکا تھا۔۔

اور وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔۔۔

میں آپ سے بہت محبت کرتی ہوں سالار۔۔مم۔۔۔میرے پاس آپکے علاوہ جینے

کی کوئی وجہ نہیں۔۔۔ماہین سالار کا دل آپ چرا چکے ہیں۔۔۔اور اس چوری کی سزا آپ کو ساری زندگی ملے گی۔۔۔

اسکے روتے روتے کہنے پر سالار نے دل کھول کر قہقہہ لگایا تھا۔۔

تمہاری دی ہوئی ساری سزائیں دل سے اس ناچیز کو قبول ہیں۔۔۔

وہ جھک کر اسکی پیشانی پر اپنی محبت کا لمس چھوڑتا ہوا بولا تھا۔۔

چھ سال بعد۔۔۔

ماہین!ماہین۔۔۔۔۔

ماہین کو آوازیں دیتا سالار سیڑھیوں سے اتر رہا تھا کہ سامنے سے آتی وجیہہ کو دیکھ کر ماہین کا پوچھا۔۔

وجیہہ!تم نے ماہین کو دیکھا ہے؟وہ کہاں ہے؟؟

بھائی۔۔۔بھابھی تو کچن میں ہیں۔۔۔بچوں کی فرمائش پر اسنیکس ریڈی کررہی ہیں۔۔

اسکی بات سن کر سالار کچن کی طرف چل دیا۔۔۔

ماریہ کی موت اس گھر کے سب لوگوں کی بہت ہی دردناک حقیقت تھی۔۔

ماریہ کی موت کے ڈیڑھ سال بعد تمام بڑوں کی متفق رائے اور معاذ کی پسند کے باعث وجیہہ اور معاذ کا نکاح کردیا گیا تھا۔۔

اور شادی کے ایک سال بعد ہی ان دونوں کو اللہ نے ایک صحت مند بیٹی سے نوازا تھا۔۔۔

جسکا نام وجیہہ نے پریشے رکھا تھا۔۔۔

جبکہ ماہین اور سالار کو اللہ نے صحت مند دو جڑواں بچوں سے نوازا تھا۔۔۔

ایک بیٹا اور ایک بیٹی۔۔۔۔

جن کا نام عاشر نے رکھا تھا۔۔

بیٹی کا نام ماریہ۔۔۔

اور بیٹے کا نام عباد۔۔۔

مہوش کی بھی شادی عفان نامی کامیاب بزنس مین سے ہوگئی تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور اب وہ اپنے شوہر اور ایک چار سالہ بیٹے کے ساتھ کینیڈا میں خوش و خرم زندگی گزا رہی تھی۔۔

سب اپنی زندگیوں میں آگے بڑھ چکے تھے۔۔۔

رک گیا تھا جو۔۔۔

تو وہ بس عاشر تھا۔۔۔

جو آج بھی ماریہ کی یاد میں اپنی ویران زندگی کے پل کاٹ رہا تھا۔۔

دل میں بسنے والی۔۔

اے لڑکی۔۔۔۔

کیوں دل تو نے چرا لیا میرا۔۔۔

میں تو تنہا بیٹھا ہوں اب۔۔۔

تیری یاد میں جیتا ہوں۔۔۔

تیری یاد میں میں مرتا۔۔۔

اے پیاری لڑکی۔۔

کیوں تم میرے دل کو بنجر کر کے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مٹی تلے جہاں آباد کیے بیٹھی ہو۔۔۔

دل کو میرے چرا کر۔۔۔

مجھے ہی دغا دے بیٹھی ہو۔۔۔۔

کیوں۔۔۔

مجھے تنہا اس جہان میں جینے کی۔۔۔۔

سزا دیئے چلی گئی ہو۔۔۔

از زون شاہ

وہ اپنی بالکونی میں بیٹھا۔۔چائے پیتا اپنی ڈائری میں غزل لکھ رہا تھا۔۔

ایک نظر اس نے نیچے بیٹھے چائے پیتے۔۔ماہین۔۔۔۔سالار۔۔۔وجیہہ اور معاذ اور انکے برابر کھیلتے بچوں پر ڈالی۔۔۔

اور اسکی آنکھ سے آنسو ٹپکا تھا۔۔

ماریہ کی یاد میں۔۔۔۔۔

❤ختم شدہ❤

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول۔ ناولٹ۔ افسانہ۔ کالم۔ آرٹیکل۔ شاعری۔ پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ : نیو ایرا میگزین

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews